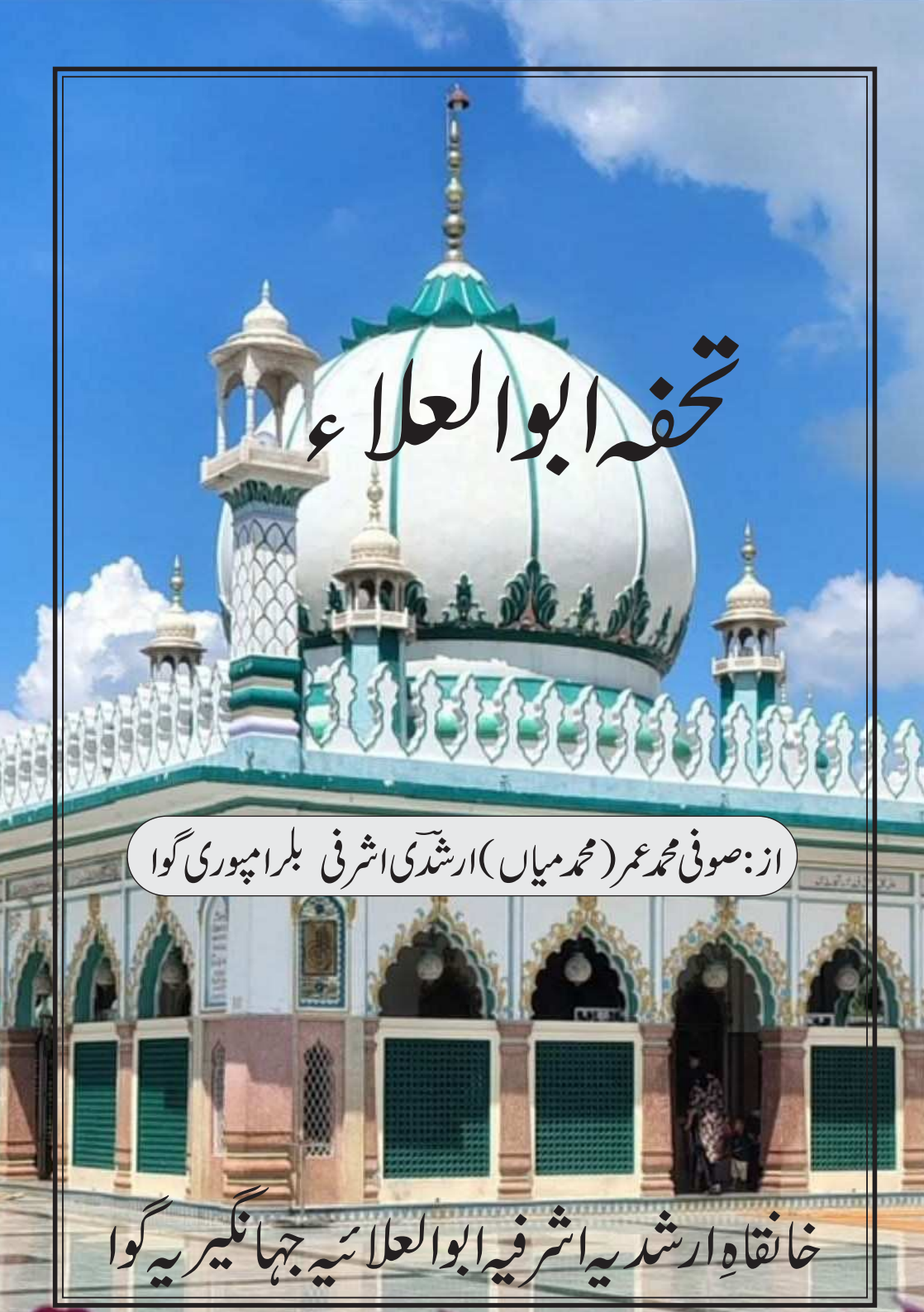

تحفہ ابوالعلاء

از: صوفی محمد عمر (محمد میاں) ارشدی اشرفی بلرامپوری گوا

خانقاہِ ارشدیہ اشرفیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ گوا

125

تحفۂ ابوالعلاء

تالیف؟

صوفی محمد عمر ارشدی بلرام پوری محمد میاں
گرام و پوسٹ بتھنیاں پچپیڑ واضلع بلرام پور یوپی انڈیا

پیشکش؟

حضرت مولانا اعجاز احمد خان نعیمی
کسان جونیر ہائی اسکول تلسی پور بلرام پور یوپی
خانقاہ ارشدیہ اشرفیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ کراسواڑہ ماپسہ گوا

125

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
1	{حرفِ چند}	5
2	{تعارف}	6
3	{نگاہِ اولین}	8
4	{اظہار مسرت}	13
5	{مختصر سیرت}	14
6	سیدنا سرکار خواجہ امیر ابوالعلاء سرتاج آگرہ اکبر پور آگرہ	14
7	{سیدنا سرکار کے والد کا وصال}	15
8	{حضرت سیدنا کے نانا کا وصال}	16
9	{ایک عظیم بشارت}	17
10	{جنگ}	18
11	{دوسرا خواب}	20
12	{بادشاہ وقت کا دربار}	21
13	{بشارت حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ}	23
14	{بارگاہِ خواجہ میں}	24

نمبر شمار	مضامین 125	صفحہ
15	{خواجہ امیر جعفر کے مزار پر حاضری}	25
16	{بیعت وخلافت اور عقد}	26
17	{وصال حضرت خواجہ عبداللہ احراری}	27
18	{فالج}	28
19	{وصال}	29
20	{غسل شریف وتدفین}	30
21	{کرامات حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلاء}	31
22	(۴) جادوگر کا ایمان لانا	33
23	{حضور سلطان الاولیاء خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہٗ العزیز}	37
24	{سلطان الاولیاء کا لقب}	40
25	حضور عزیز الاولیاء خواجہ صوفی عبدالعزیز شاہ حسنی قدس سرہٗ	42
26	حضور شمس العارفین خواجہ عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہٗ	47
27	{مرید کو کس طرح رہنا چاہئے}	87
28	{شجرہ طیبہ قادریہ، جہانگیریہ، حسنیہ،}	102
29	{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ}	105

نمبر شمار	مضامین	صفحہ 125
30	نسبت دوم امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	107
31	{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ چشتیہ قلندریہ}	109
32	{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ فردوسیہ}	112
33	{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ قادریہ رزّاقیہ}	115
34	{شجرہ شریف حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ}	119
35	{خاتمہ کلام}	122

125

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

☆ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ ﷺ

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحہ تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا
تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

125

{حرفِ چند}

حضرت علامہ ومولانا سید اطہر اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف یوپی

فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْن

بیشک اچھی باتوں اور اچھے لوگوں کو یاد کرنا اور یاد دلانا سنت الٰہی بھی ہے اور سنت انبیاء بھی ہے موصوف صوفی محمد عمار رشدی اشرفی کی یہ کوشش بلاشبہ ایک نیک عمل ہے پروردگار عالم انھیں اپنے پیارے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل اس حسنِ عمل کی بھرپور جزا عطا فرمائے ؟ آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سید اطہر اشرف اشرفی غفرلہ

۲۷ر دسمبر ۲۰۰۳ء ۲ر ذیقعدہ بروز شنبہ ۱۴۲۴ھ

125

{تعارف}

زیرنظر کتاب ☆ تحفۂ ابوالعلاء ☆ پیر طریقت حضرت صوفی محمد عمر ارشدی محمد میاں صاحب قبلہ کی تالیف وترتیب ہے کتاب کی اہمیت وافادیت کے سلسلے میں کچھ بھی کہنا سورج کے سامنے چراغ دکھانا ہے درحقیقت یہ کتاب زندگی کے ہر گوشے پر روشنی ڈالتی ہوئی دکھائی دیتی ہے یہ کتاب زیادہ ضخیم تو نہیں ہے مگر اپنی پوری جامعیت لئے ہوئے ہے اور یہ صلف صالحین کے کردار وعمل کا ایک ایسا حسین گلدستہ ہے جو طالبان معرفت وسلوک صدائے وحدہٗ لاشریک بلند کرنے والوں کے لئے مشعل راہ ہدایت ہے اور اس میں اللہ والوں کی حیات جاودانی اور ان کے فرمودات وارشادات وہدایات موجود ہیں کہ انسان جس پر چل کر اپنی زندگی کو انمول نمونہ بنا سکتا ہے اس کتاب کا تعرف پیش کرتے ہوئے مجھے بے حد خوشی ہورہی ہے کہ حضرت محمد میاں نے مجھے یہ کتاب عطا فرمائی اور فرمایا کہ مولانا میں نے یہ کتاب دادا پیر کی سوانح حیات پر اور ان کے معمولات پر ترتیب دیا ہے اور اس کتاب کا نام تحفۂ ابوالعلاء رکھا ہے میں نے اس کتاب کو پڑھی حضور دادا پیر کی ذات گرامی محتاج تعرف نہیں ہے ابوالعلائی جہانگیری حضرات جب اپنا تعرف پیش کرتے ہیں تو حضرت دادا پیر کی ذات کا سہارا لیتے ہیں ہم اپنی قسمت کی معراج سمجھتے ہیں کہ دادا پیر کی سوانح حیات (تحفۂ ابوالعلاء) میں مجھ جیسے حقیر کم علم کا بھی

نام آجائے جو ہمارے لئے باعث برکت وسعادت ہو اور یہ رب کا کرم ہے کہ نام شامل ہو گیا بڑے بڑے صوفیوں نے آپ کی بارگاہ سے سلوک ومعرفت سیکھا ہے ضرورت اس بات کی تھی کہ سرکار کی حیات طیبہ عقیدتمندوں کیسامنے آجائے اور لوگ اس سے فیض حاصل کریں الحمد للہ خلیفۂ حضور نور العارفین وخلیفۂ حضور اشرف العلماء نے اپنی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی تالیف کا بیڑا اٹھایا جو آج آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے میں پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں مولیٰ کریم اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس کتاب کو مقبولیت عام وخاص عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آپکا خادم؟ مولانا محمد ظفر الدین ارشدی (خلیفۂ صوفی محمد عمر ارشدی) خطیب وامام رضا مسجد گئوشالہ روڈ مولن بیسٹ بمبئی

☆☆☆

125

{نگاہِ اولین}

حیات خواجہ صوفی عظمت اللہ شاہ قدس اللہ سرہٗ کی طباعت واشاعت کی سعادت ملنے پر ہمارا دل سجدۂ شکر سے لبریز ہے صاحب حیات کی ذات مبارک اوران کی زندگی اور فیوض وبرکات کے تجلیات پر یہ اولین کتاب ہے جو اصول تحقیق اعلیٰ معیار پر پیش کی جارہی ہے حضور محبوب العارفین حضرت خواجہ صوفی محمد عمر ارشدی اشرفی محمد میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے تحقیق اور جذب دل دونوں کی آمیزش سے اس کتاب کو مرتب کیا ہے پوری کتاب میں رحمت الٰہی کی تجلیات قارئین کو دیکھنے کو ملیں گی،

مولیٰ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے و دیگر بزرگان دین کے صدقہ وطفیل اس کتاب کو حسن

قبول سے نوازے؟ آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

خاکپائے پیرومرشد مولانا غلام غوث ارشدی

125

{اظہارِ تشکر}

میں نے اپنی علمی صلاحیت کے مطابق اس کتاب کی تالیف وترتیب دی ہے اس غرض سے کہ حضور شمس العارفین حضرت خواجہ صوفی عظمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات اور اپنے اکابرین کی کاوشوں اور ان کی باکمال حیات مبارکہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جب اس کی تالیف مکمل ہوئی تو میں نے اپنے مریدین ومعتقدین کے سامنے پیش کیا تو ان مخیر حضرات نے بڑھ کر اس میں حصہ لیا اور خوب حوصلہ افزائی کی میں انتہائی خوشی کے ساتھ سب کا شکر گزار ہوں کہ ہمارے مریدین ومعتقدین بالخصوص ہمارے ہر دل عزیز خلیفہ محب محترم مولانا محمد ظفر الدین ارشدی اشرفی جہانگیری خطیب وامام رضا جامع مسجد گئو شالہ روڈ مولن بمبئی جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہر ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا اور الحمدللہ یہ کتاب آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے میری پرخلوص دعا ہے کہ پروردگار عالم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس کتاب کو شرف مقبولیت عطا فرمائے اور ہمارے مریدین ومعتقدین اور ہمارے خلفاء حضرات کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے (امین) بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ خاکپائے مرشد الفقیر محمد عمار رشدی بلرام پوری ☆

125

{اظہار مسرت}

الحمدللہ مجھے اس بات پر خوشی ہورہی ہے کہ {تحفہ ابوالعلاء} میں میرا بھی نام شامل ہورہا ہے ایک دفعہ ہماری خانقاہ میں حضرت صوفی محمد عمر ارشدی محمد میاں صاحب قبلہ تشریف لائے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ صاحب سجادہ صاحب آپ کی خدمت میں آنا یہ بلاشبہ غریب نواز سرکار کا کرم ہے کہ آج ہم عاشق خواجہ عارف باللہ حضرت پیر ہلال الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ عرف مولن والے بابا کے آستانے پر حاضری کا شرف حاصل کرہے ہیں اور ایک کتاب شائع کرنے کا شرف حاصل کررہے ہیں تو میں نے کہا صوفی صاحب اس سے بڑی کیا بات ہوسکتی ہے کہ آپ دادا پیر کی سیرت بنام تحفہ ابوالعلاء لوگوں کے سامنے پیش کررہے ہیں اللہ آپ کو دارین کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے {آمین} بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

صوفی گلزارالدین چشتی
سجادہ نشین = خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ پڈول نگروا گلے اسٹیٹ تھانہ بمبئی

☆☆☆

125

{مختصر سیرت}

سیدنا سرکار خواجہ امیر ابوالعلاء سرتاج آگرہ اکبر پور آگرہ

سرتاج آگرہ خواجہ سید امیر ابوالعلاء شاہ قدس سرہٗ قطب الواصلین ذبدۃ العارفین عارف کامل مجدد سلسلہ نقشبندیہ احراریہ ہیں آپ کو شہنشاہ ہند خواجہ غریب نواز قدس سرہ سے نسبت اویسیہ حاصل ہے۔

اسم پاک ☆ سید ابوالعلاء ☆ ہے آپ حسنی حسینی سید ہیں، آپ کا لقب، محبوب جل وعلاء، شیخ اعظم، سرتاج آگرہ، قطب الواصلین وغیرہ ہے۔

سیدنا سرکار کے جد امجد (دادا) حضرت خواجہ سید میر عبدالسلام قدس سرہٗ نے مع جملہ افراد خاندان سکونت سمرقند ترک کر کیا کبر اعظم کے عہد حکومت میں سرزمین ہند پر قدم رنجہ فرمایا آپ کے ہمراہ آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ امیر سید ابوالوفاء (والد حضرت خواجہ ابوالعلاء) بھی اس نورانی قافلے کی منزل فتح پور سیکری تھی جس کو اکبر اعظم نے قرب حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سرہٗ حاصل کرنے کے لئے اپنا دارالسلطنت قرار دیا تھا۔

دوران سفر حضرت میر عبدالسلام نے بحکم خداوندی قصبہ نریلا میں کچھ روز قیام کیا اور اسی قصبہ میں سنہ ۹۹۰ھ مطابق ۱۵۸۲ء میں حضرت خواجہ امیر ابوالعلاء قدس سرہٗ

کی ولادت باسعادت ہوئی آپ کی ولادت کے بعد آپ کے جد امجد حضرت امیر عبد السلام قصبہ نریلا سے منزل بمنزل کوچ فرماتے ہوئے فتح پور سیکری (قصبہ اکبر آباد یعنی آگرہ) تشریف لائے اکبر اعظم نے آپ کو بشرح صدر خوش آمدید کہا اور قیام فتح پور پر مجبور کیا آپنے اکبر بادشاہ کی خواہش کے مطابق فتح پور سیکری میں سکونت اختیار فرمائی لیکن ابھی سفر کی تھکان اور ماندگی دور نہیں ہوئی تھی کہ آپ کو صدمۂ جانکاہ سے دوچار ہونا پڑا۔

{سیدنا سرکار کے والد کا وصال}

حضرت سیدنا سرکار میر ابوالعلاء کے والد ماجد حضرت امیر ابوالوفاء نے یکا یک بعارضۂ دردقولنج انتقال فرمایا کسی غیبی اشارے کے تحت آپ ان کی نعش مبارک دہلی لے گئے اور مدرسہ لال دروازے کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی بعدہٗ حضرت خواجہ امیر عبدالسلام قدس سرہٗ نے حضرت سیدنا سرکار کو ان کے نانا خواجہ محمد فیض المعروف خواجہ فیضی کے سپرد کر کے خود تن تنہا بیت اللہ شریف روانہ ہو گئے اور کچھ مدت کے بعد آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا غالباً آپ کا مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔

حضرت سیدنا سرکار کے نانا حضرت خواجہ فیضی اس زمانے میں صوبہ بنگال خطہ بردوان میں ملازم بہ عہدہ ناظم راجہ مان سنگھ کے ہمراہ تھے کچھ عرصہ کے بعد آپ حضرت سیدنا ابوالعلاء کو بردوان لے گئے جہاں آپ کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کی گئی خدا

تعالیٰ نے چونکہ آپ کو ازلی سعادتوں سے سرفراز فرمایا تھا اس لئے دیکھتے ہی دیکھتے آپ جملہ علوم ظاہرہ اور کمالات باطنی میں بے مثل اور وحید العصر ہو گئے ,فن سپہ گری اور بالخصوص تیراندازی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔آپ شاعری کی طرف بھی مائل تھے۔ آپ کا عارفانہ کلام بلاغت نظام اپنا جواب آپ ہی ہے ,حضرت سیدنا سرکار پائے کے نثر نگار بھی تھے رسالہ فنا و بقا آپ کے تبحر علمی پر دال ہے اگر یہ کہا جائے کہ آپ جملہ علوم و فنون متداولہ پر کامل دسترس رکھتے تھے تو بے جا نہ ہوگا آپ شخصیت سازی میں آپ کے نانا حضرت خواجہ فیضی کا ہاتھ تھا۔

{حضرت سیدنا کے نانا کا وصال}

اسی زمانے میں حضرت خواجہ فیضی نے ایک معرکہ میں جام شہادت نوش فرمایا,راجہ مان سنگھ اپنے دست راست یعنی حضرت خواجہ فیضی کی شہادت پر بے حد مغموم ہوئے آپ کی نعش مبارک آگرے لانے کی تیاری ہوئی تو راجہ موصوف نے کہا کہ نقل (نعش ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا) ممنوع ہے مگر خواجہ عبد اللہ احراری قدس سرہ کے صاحبزادے خواجہ عبد الشہید نے فرمایا , اِلَّا بِضرورت: (اگر ضرورت ہو تو جائز ہے) چنانچہ آپ کی تدفین آگرے میں ہوئی حضرت فیضی کے کوئی صاحبزادے نہ تھے ,اس لئے راجہ مان سنگھ نے ان کی جگہ ان کے نواسے یعنی خواجہ ابوالعلاء (سیدنا سرکار) کو ناظم

بردوان مقرر کرنے کے لئے بادشاہ اکبر کے پاس اپنی سفارش بھیجی جس کو اکبر نے شرف قبولیت عطا کیا، نظامت بردوان کے علاوہ اکبر اعظم نے حضرت سیدنا سرکار کو سہ ہزاری منصب بھی عطا کیا, راجہ مان سنگھ کو حضرت سیدنا سے چونکہ ایک قلبی تعلق تھا اس لئے وہ ان ہر دو مناتب سے بہت خوش ہوئے بحیثیت ناظم حضرت سیدنا نے غیر معمولی انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا عدل و انصاف غیر جانبداری اور خدا ترس پر مبنی آپ کے دور نظامت کی شہرت ملک کے طول وعرض میں پھیل گئی آپ عیش وعشرت کی محفلوں سے ہمیشہ دور رہے, عیش وعشرت کے خیال سے بھی آپ کو وحشت ہوتی تھی, انتظامی امور کی ادائیگی میں بھی آپ یاد خدا سے غافل نہیں رہے, بلکہ دست بہ کار اور دل بہ یار (ہاتھ کام میں مصروف ہیں مگر دل ذکر دوست میں مشغول) کے مصداق فرائض نظامت بہ احسن وجود انجام دیتے رہے۔

{ایک عظیم بشارت}

اسی زمانے میں آپ نے ایک خواب دیکھا کہ جس کا اثر دل پر اس طرح ہوا کہ خاطر اطہر دنیا سے اور زیادہ متنفر ہوگئی اور عہدہ اور اعزاز منصب داری وغیرہ آپ کی نظر میں ہیچ ہو گئے, اس خواب کے متعلق کسی کو علم ہی نہیں ہوتا اگر حضرت نوراللہ ابن حضرت فیض اللہ ابن حضرت خواجہ ابوالعلاء سے ان کے جد بزرگوار یعنی حضرت خواجہ امیر

ابوالعلاء قدس سرہٗ نے نہ بتایا ہوتا۔ 125

سیدنا سرکار خواجہ ابوالعلاء فرماتے ہیں میں نے خواب میں تین نورانی بزرگوں کو دیکھا انہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابوالعلاء تم نے یہ کیا طریقہ اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دو اور ہمارا طریقہ اختیار کرو, فکر معاش کے لئے خدا بھروسہ رکھو اور ہر دم, اللہ نور السموت والارض, کے ظاہری و باطنی معنی دل کی گہرائیوں سے سمجھو, اور کوئی خطرہ یا اندیشہ دل میں ہرگز نہ لاؤ, بعدہٗ ایک بزرگ نے سرکار سیدنا کے سر مبارک کے بال دور کئے دوسرے بزرگ نے کفنی پہنائی اور تیسرے بزرگ نے آپ کے سر مبارک پر عمامہ باندھا, صبح ہوتے ہی آپ نے سر کے بال صاف کروائے اور درویشانہ لباس زیب تن فرمایا شدہ شدہ یہ خبر راجہ مان سنگھ کو پہونچی صورت حال سے مکمل آگاہی کے لئے راجہ صاحب حضرت سیدنا سرکار کے پاس آئے حضرت سیدنا سرکار نے راجہ صاحب سے فرمایا کہ اس جگہ پر کسی اور کا تقرر کیجئے اور مجھے رخصت دیجئے کیوں کہ میں اب راہ سلوک پر گامزن ہونا چاہتا ہوں مشیت ایزدی اب یہی ہے اور حکم خدا چون و چرا سے بالاتر ہے راجہ مان سنگھ نے کہا کہ آپ کو تو معلوم ہے کہ آج کل باغی افغانوں کے خلاف مہم جاری ہے اور آپ جیسے شجاع اور ماہر جنگ کے چلے جانے سے افغانوں کے حوصلے بلند ہو جائیں گے, حضرت سیدنا سرکار نے راجہ صاحب سے فرمایا کہ میں بذات خود میدان جنگ میں انشاء اللہ داد شجاعت دوں گا مگر شرط یہ ہے کہ بعد کامیابی مہم آپ مجھے فوراً رخصت کر دیں گے, راجہ صاحب نے یہ شرط منظور کر لی۔

125

{جنگ}

حضرت محمد صالح عرف میر بولن ملقب بہ احراری خاں ابن میر محمد افضل احراری بحوالہ حضرت میر فیض اللہ پسر اکبر حضرت خواجہ ابوالعلاء بیان فرماتے ہیں کہ جب دشمن نے حملہ کیا تو حضرت سیدنا سرکار میدان جنگ میں بحیثیت امیر لشکر خود تشریف لے گئے (مینہ پور جو پٹنہ بہار سے قریب ہے) کے میدان میں گھمسان کی جنگ ہوئی حضرت سیدنا نے بے مثال شجاعت اور جنگی حکمت عملی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح سے ہم کنار کیا، دشمنوں کی ایک بہت بڑی تعداد میدان چھوڑ کر بھاگ گئی اور بے شمار افغانی گرفتار ہوئے حضرت سیدنا سرکار جب جنگ سے فتحیاب ہوکر واپس ہوئے تو راجہ مان سنگھ نے آپ کا شاندار خیر مقدم کیا اور آپ کی عسکری مہارت کی تعریف میں راجہ موصوف رطب اللسان ہوگئے گو اس اہم مہم میں راجہ صاحب کو بھی شرکت کرنی تھی مگر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر شریک جنگ نہ ہوسکے اس لئے اس کم سن لشکری کی انہوں نے دل کھول کر تعریف کی ,راجہ صاحب نے گرفتار افغانی سپاہیوں سے شکست کی وجہ معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ ہماری شکست میں دراصل ان سیکڑوں سپاہیوں کا ہاتھ ہے جو آپ کے اس کم عمر امیر لشکر کے ہم شکل تھے راجہ مان سنگھ حضرت سیدنا سرکار کی اس کرامت سے بہت متاثر ہوئے ,اور کھل حضرت سیدنا کی شجاعت کی داد دی اور فقید المثال فتح پر آپ کو

مبارک باد دی جو بلا واسطہ سلطنت اکبری کے استحکام کا موجب ثابت ہوئی لیکن جب راجہ کو اپنا وعدہ یاد آیا تو وہ اس خوشی کے موقعہ پر بھی مغموم ہو گئے کیوں کہ اس مہم کی کامیابی سے حضرت سیدنا سرکار کا ترک ملازمت حکومت کے لئے بہتر نہ تھا۔

{دوسرا خواب}

جب حضرت سیدنا سرکار بردوان تشریف لائے تو آپ نے دوسرا خواب دیکھا کہ ان میں تین بزرگوں (جن کی زیارت پہلے خواب میں کی تھی) کے ساتھ ایک ایسی ہستی بھی ہے جن کا چہرہ مبارک مثل آفتاب روشن تھا اس مرتبہ پھر ان بزرگوں نے حضرت سیدنا سرکار سے فرمایا کہ اپنا آبائی طریقہ یعنی فقر و درویشی اختیار کرو حضرت خواجہ نور اللہ ابن حضرت فیض اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سرکار ان عظیم ہستیوں کے نام کسی کو نہیں بتلاتے تھے البتہ ایک دن اپنے فرزند خواجہ امیر نور العلیٰ سے فرمایا کہ جن بزرگوں نے میرے سر کے بال تراشے تھے وہ میرے جد امجد شیر خدا حضرت علی مشکل کشا تھے اور ان کے ساتھ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین تھے اور جس عظیم ہستی کا چہرہ مبارک آفتاب سے زیادہ روشن تھا وہ رسالتمآب حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور یہ بھی فرمایا کہ تم (امیر نور العلیٰ) سید الشہداء کے ہم شکل ہو کیوں کہ تم حسینی ہو اس خواب کے بعد شہنشاہ اکبر کا انتقال ہو گیا اور شہزادہ سلیم جہانگیر تخت نشین ہوا

, جہانگیر کے حکم کے مطابق جملہ ناظمان صوبہ جات امراء و دیگر عہدہ داران کو جہانگیر کے سامنے پیش ہونا تھا۔

اس لئے حضرت سیدنا سرکار آگرے کے لئے روانہ ہوئے منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے آپ حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہ کی خانقاہ میں فیض حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے مخدوم صاحب کے سجادہ نشین نے آپ کو خوش آمدید کہا اور کئی دن اپنی خانقاہ میں رکنے پر مجبور کیا کھانا کھانے کے دوران سجادہ صاحب اپنے ہاتھوں سے لقمے بنا کر حضرت سیدنا سرکار کے دہن میں رکھتے تھے آخر کار آپ بہ دل ناشاد سجادۂ مخدوم صاحب سے رخصت ہوئے اور آگرہ تشریف لے گئے۔

{بادشاہ وقت کا دربار}

جب سیدنا سرکار آگرہ پہونچے اور بادشاہ جہانگیر نے آپ کو دیکھا تو آپ کے جلال آمیز جمال اور جوہر ہائے ظاہری و باطنی سے بہت متاثر ہوا اور آپ کو مقرب خاص کے درجے پر فائز کیا اور بلا روک ٹوک آنے کی اجازت دی یہ ایک ایسا اعزاز تھا کہ جو بڑے بڑے امراء کے لئے بھی قابل رشک تھا مگر حضرت سیدنا سرکار کی نظر میں اس کی اہمیت پرکاہ سے بھی کم تھی،۔

ایک دن جہانگیر نے ایک پنج شاخے کے وسط میں ایک نیبولٹکوادیا سب سے پہلے

جہانگیر نے اس پر صحیح نشانہ لگایا اہل دربار اس کی تیر اندازی کی مہارت پر عش عش کرنے لگے, بادشاہ کی مرضی سے حضرت سیدنا سرکار نے تیر سنبھالی بہ پاس ادب بادشاہ آپ نے پہلا تیر نشانے سے ذرا ہٹ کر چھوڑا لیکن دوسرے تیر نے نیبو ہی کو اڑا دیا جہانگیر کے ساتھ تمام اہل دربار نے صدائے تحسین بلند کیا, اس وقت دربار میں جام و مینا گردش میں آئے ساقی جام زریں جہانگیر کو پیش کیا مگر اس نے وہ جام حضرت سیدنا سرکار کی طرف بڑھا دیا دست شاہی سے جام ملنا ایک ایسا اعجاز تھا کہ جس کی تمنا میں نہ جانے کتنے ہفت ہزاری امراء رہے ہوں گے مگر حضرت سیدنا سرکار نے جام بہ پاس ادب لیکر ساقی کو بغیر پیئے واپس کر دیا, بادشاہ نے دوبارہ جام حضرت سیدنا کی خدمت میں پیش کیا اس مرتبہ بھی حضرت سیدنا نے وہی عمل کیا جو پہلے جام پر کیا تھا جہانگیر اس مرتبہ اپنے آپے سے باہر ہو گیا اور غصے میں آکر کہا کہ اے نوجوان تم قہر سلطانی سے نہیں ڈرتے آپ نے جواب دیا کہ میں قہر سلطانی سے نہیں بلکہ قہر ربانی سے ڈرتا ہوں, حضرت نے جلال میں آکر ایک نعرہ بلند کیا جس کی ہیبت سے اہل دربار کے جگر پارہ پارہ ہو گئے اسی وقت دو شیر غراں آپ کے دونوں طرف نمودار ہوئے اور جہانگیر وفتاں وخیزاں محل کی طرف چل دیا پھر آپ نے شیروں پر ہاتھ پھیرا ہاتھ پھیرتے ہی دونوں شیر غائب ہو گئے حضرت سیدنا اس تائید غیبی پر شاداں وفرحاں اپنے مقام پر تشریف لے آئے۔

ایں ہمہ طمطراق کن فیکون

ذرہ نیست نزدِ اہل جنوں

(ترجمہ: اس دنیا کی ظاہری شان وشوکت عاشقان حق کے لئے ذرہ کی برابر اہمیت نہیں رکھتی)۔

حضرت سیدنا خواجہ امیر ابوالعلاء نے دوسرے دن سری نقد وجنس فقراء میں تقسیم کرادی، بادشاہ جہانگیر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے مقرب خاص (سید السادات میر عبدالحئ) کو حضرت سیدنا سرکار کی خدمت اقدس میں بھیجا اس معزز پیغام رساں نے اعتراف غلطی شاہ کے پس منظر میں آپ کو دوبارہ حاضری پر مجبور کیا مگر آپ نے منع فرمایا آپ نے فرمایا کہ جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہی اللہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے چنانچہ اضافہ مراتب وتنخواہ کی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں بادشاہ جہانگیر آپ کی روحانیت و کرامت اور توکل علی اللہ سے بہت متاثر ہوا۔

{بشارت حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ}

اسی زمانے میں ایک شب حضرت سیدنا سرکار نے اپنے جد امجد حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کو بصورت مثالی جلوہ گر دیکھا حضرت علی نے فرمایا اے فرزند ارجمند تمہارا کشود کار حضرت خواجہ معین الدین حتن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے ہے اس لئے تم کو فوراً وہاں جانا چاہئے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق آپ دوسرے دن دہلی کے لئے روانہ ہوگئے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار

کا کی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور پھر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر حاضر ہوکر فیضیاب ہوئے ,ان حاضریوں کے بعد حضرت سیدنا سرکار اجمیر مقدس کے لئے روانہ ہوئے جب آپ نے نائب الرسول فی الھند خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ پر ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ جس کو الفاظ میں بیان کیا ہی نہیں جا سکتا۔

ایک شب حضرت خواجہ غریب نواز بصورت مثالی جلوہ گر ہوئے اور حضرت سیدنا سرکار کو اپنے سامنے بٹھا کر توجہ فرمائی ,سلسلۂ ابوالعلائیہ سے وابستہ حضرات اس توجہ عینی پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے اس توجہ عینی پر حضرت سیدنا ابوالعلاء روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوکر تاجدار ملک روحانیت وسلوک ہو گئے۔

{بارگاہِ خواجہ میں}

ایک شب حضرت سیدنا سرکار خواجہ ابوالعلاء قدس سرہٗ مزارِ سرکار غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ کے طواف میں مشغول تھے کہ یکا یک سرکار خواجہ غریب نواز حضرت علی شیر خدا تشریف لائے اور قبلہ رو کھڑے ہوکر ایک سرخ رنگ چیز جو تسبیح کے دانہ سے مشابہ تھی مٹھی بند کر کے حضرت سیدنا سرکار کے دہن مبارک میں ڈال دی۔

اس کے حلق سے اترتے ہی اٹھارہ ہزار عالم آپ پر منکشف ہو گئے اور جملہ حجابات ناسوتی دور ہو گئے ندا آئی کہ یہ مقام ابدالیت قطب وغوث زمانہ کا ہے حضرت خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ اے امیر ابوالعلاء یہ مقام صدیوں کے بعد کسی کو عطا ہوتا ہے خدا نے تمہیں اس مقام عالی کے لئے منتخب فرمایا ہے اس لئے خدائے عزوجل کا جتنا بھی شکر کرو گے وہ کم ہے حضرت سیدنا خواجہ امیر ابوالعلاء نے سرکار خواجہ غریب نواز سے بیعت کرنے کی درخواست پیش کی ,سرکار خواجہ نے فرمایا کہ تم اپنے چچا خواجہ عبداللہ احراری جو قطب وقت ہیں سے درخواست بیعت کرو اور ان کی صاحبزادی سے نکاح کرلو ,اب تم فوراً اکبرآباد جاؤ اور وہاں لوگوں کو راہ حق پر چلاؤ اور ان کی مشکل کشائی کرو۔

{خواجہ امیر جعفر کے مزار پر حاضری}

حضرت خواجہ غریب نواز کے حکم کے مطابق حضرت سیدنا سرکار ابوالعلاء شاداں وفرحاں آگرے تشریف لائے مگر اپنے چچا خواجہ امیر عبداللہ احراری قدس سرہ کو آگرہ نہ پاکر مغموم ہوئے کیوں کہ آپ بسلسلۂ ملازمت برہان پور میں تشریف فرما تھے البتہ اس خبر سے کچھ تسکین خاطر ہوئی کہ آپ جلد آگرے کو رونق بخشنے والے ہیں مگر کافی دنوں تک آپ تشریف نہیں لائے ,حضرت سیدنا سرکار مضطرب اور بیچین ہو گئے اور برہان پور

جانے کے لئے تیار ہو گئے مگر بعض مخلصین کے مشورہ پر اپنے سفر کے خیال کو ترک کر دیا، اندیشہ یہ تھا کہ اگر آپ برہان پور پہونچے اور حضرت خواجہ امیر عبداللہ احراری قدس سرہ دوسرے راستے سے آگرے تشریف لے آئے تو انتظار کی مدت اور بڑھ جائے گی ایک دن اضراب باطنی سے مجبور ہو کر آپ اپنے جدی بزرگ حضرت خواجہ امیر جعفر کے مزار مبارک پر (جگنپورہ ضلع آگرہ) میں حاضر ہوئے اور مراقب ہو کر اپنی روداد پیش کی حضرت خواجہ امیر جعفر بصورت مثالی تشریف لائے اور فرمایا کہ دیکھو تمہارے چچا تشریف لا رہے ہیں حضرت سیدنا سرکار نے نظریں اٹھائیں تو دیکھا کہ حضرت خواجہ امیر عبداللہ سفر میں ہیں اور آگرہ سے نزدیک ہی ہیں آپ بہت خوش ہوئے اور صاحب مزار سے اجازت لیکر تشریف لے آئے۔

{بیعت وخلافت اور عقد}

حضرت امیر عبداللہ شاہ کے آگرہ تشریف لانے کے بعد حضرت سیدنا سرکار خدمت اقدس میں حاضر ہوئے البتہ کوشش کے باوجود بھی اظہار مدعا نہ کر سکے، اس وقت خواجہ قاسم نے حضرت سیدنا کو بحضور خواجہ امیر عبداللہ پیش کر کے بیعت کرنے کی درخواست کی جو حضرت امیر عبداللہ نے قبول فرمائی اور خرقۂ خلافت بھی عطا کیا اور سرکار

غریب نواز کے حکم کے مطابق اپنی صاحبزادی کا عقد حضرت سیدنا سرکار سے فرمایا, اور سلوک کے جملہ اسرار سے حضرت سیدنا کو آگاہ فرمایا، اور چشتی غلبہ کی وجہ سے سماع سننے کی اجازت عطا فرمائی (حضرت وحید الدین صاحب قبلہ سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ امیر ابوالعلاء سیدنا سرکار) اسرار ابوالعلاء میں رقم طراز ہیں) کہ اس سلسلۂ عالیہ ابوالعلائیہ میں توجہ عینی حضرت خواجہ غریب نواز کی ہے اور اصول مراقبہ خاندان نقش بندیہ سے مناسبت رکھتا ہے نیز اذکار و اشغال ہر دو سلاسل کے ارئج ہیں حضرت سیدنا سرکار نے دونوں خاندانوں یعنی چشتیہ اور نقش بندیہ میں بیعت لی ہے حضرت سیدنا سرکار کے لئے کسی شاعر نے کتنی پیاری بات پیش کی ہے کہ۔

ہر آنکس کہ فدائے بوالعلاء ہست
منظور جنابِ کبریا ہست

(ترجمہ, ہر وہ شخص جو حضور ابوالعلاء سے محبت رکھتا ہے وہ خدا کی پسندیدگی حاصل کر لیتا ہے)

{وصال حضرت خواجہ عبداللہ احراری}

حضرت خواجہ امیر سید عبداللہ قدس سرہ العزیز, سرکار غریب نواز کے فرمان کے مطابق مغتنم زمانہ اور قطب دوراں تھے اس سے بڑی سند ان کی قطبیت کے لئے اور کیا

ہوسکتی ہے روحانیت کے ان اعلیٰ مراتب پر فائز ہونے باوجود اپنی قطبیت کا اخفاء فرماتے تھے ,وہ درحقیقت شاہی نوکری کے پردے میں اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھے وہ صوفی مرتاض اورشب زندہ دار بزرگ تھے ایک شب ان کی اہلیہ کی جب آنکھ کھلی تو وہ یہ بات دیکھ کرخوف زدہ ہوگئیں گوآپ مصروف عبادت تھے مگر سارا گھر اورنزدیک ودور کا علاقہ آپ کے جسم اطہر سے معمور تھا آپ ان اولیاء میں سے تھے جن کے لئے فرمایا گیا کہ ہمارے دوست دنیاداروں میں چھپے ہوئے ہیں ,اور ہمارے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا جب حضرت کا وصال وقت قریب آیا تو امام مسجد حضرت محمد صالح نے سجادہ نشینی کے سلسلے میں استفسار کیا تو آپنے فرمایا کہ نورنظر امیر ابوالعلاء کو ازل ہی سے میرا جانشین مقرر کردیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا بعد وصال خواجہ امیر عبداللہ مسند رشد وہدایت پر جلوہ افروز ہوئے آپ کی شہرت تقریباً سارے ہندوستان میں پھیل گئی ملک کے دور دراز مقامات سے لوگ جوق در جوق خدمت اقدس میں حاضر ہونے لگے آپ کے روحانی دربار میں شاہ و گدا مقابل بیٹھتے تھے آپ ہر آنے والے کو بلاتخصیص مذہب وملت فیض پہونچاتے تھے آپ اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایسا شیریں چشمہ تھے کہ جس سے بے تعداد تشنگان راہ طریقت بقدر ظرف سیراب ہوتے تھے خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو تصرف فی القلوب اور کرامات کی بیش بہا دولت سے نوازا تھا۔مگر آپ ان کے اظہار پر اخفاء کو ترجیح

دیتے تھے البتہ بحکم خدا آپ سے بے شمار کرامتیں ظاہر ہوتی رہیں اور آج بھی کرامات کا ظہور ہوتا رہتا ہے جنکا ذکر بعد میں قدر تفصیل سے کیا جائے گا۔

{فالج}

حضرت سیدنا سرکار کو عمر شریف کے آخری حصے میں فالج کا عارضہ ہوا جس کو آپ نے مرضئ الٰہی سمجھ کر گلے لگالیا مگر یہ عارضہ آپ کے معمولات عبادت میں مخل ہونے لگا خاص کر وضو کرتے وقت آپ کو بہت تکلیف ہوتی تھی ایک دن اسی تکلیف میں آپ نے یہ شعر ارشاد فرمایا۔

دردم از یار ست و درماں نیز ہم

دل فدائے او شد و جان نیز ہم

ترجمہ: تکلیف بھی یار کی طرف سے ہے اور اسکا علاج بھی اسی کے ہاتھ ہے دل و جان دونوں اس پر فدا ہو چکے ہیں ,اس شعر کے پڑھتے ہی آپ پر ایک کیفیت طاری ہوگئی آپ اس شعر کی تکرار فرماتے رہے چشم زدن میں فالج کے اثرات بالکل دور ہو گئے دوران عارضہ فالج آپ ہمیشہ وضو فرماتے رہے ,گو شریعت نے بحالت مجبوری تیمم کی اجازت دی ہے مگر آپ نے رخصت پر عزیمت کو ترجیح دی۔

125

{وصال}

حضرت خواجہ امیر نورالعلاء (صاحبزادہ حضرت خواجہ ابوالعلاء) فرماتے ہیں کہ آخر عمر میں والد ماجد کو حرکت البول کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا یہ مرض کبھی بڑھ جاتا اور کبھی دب جاتا تھا، آپ نے چونکہ کھانا پینا بہت کم کر دیا تھا اس لئے کمزوری بہت بڑھی ہوئی تھی مگر آپ نے اس کو قابل اعتناء نہیں سمجھا کیوں کہ آپ اپنے جسم کو روح کی طرح لطیف اور منزہ فرما رہے تھے۔

پھر حضرت امیر نورالعلاء فرماتے ہیں کہ میں آٹھ اور نو کی درمیانی شب والد ماجد کی خدمت میں حاضر رہا البتہ کچھ دیر کے لئے مجھے غنودگی آ گئی اس وقت میں نے خواب دیکھا کہ حضور والد ماجد فرما رہے ہیں کہ بابا ابھی میں نہیں جا رہا ہوں انشاء اللہ صبح تک ہوں فجر کی اذان کے بعد آپ نے اشاروں سے نماز فجر عطا فرمائی جب یہ عمل پورا ہوا تو آپ نے نوصفر المظفر بروز شنبہ ۱۰۶۱ھ مطابق ۱۶۵۰ء بعد نماز فجر داعئ اجل کو لبیک فرمایا یعنی قطرہ و دریا تعین اور لاتعین ایک ہوئے۔

{غسل شریف و تدفین}

آپ کو غسل حضرت ملا شاہ ولی محمد صاحب (آپ کے خلیفۂ اکبر) نے دیا 125
موصوف نے فرمایا کہ میں غسل دینے کے لئے نعش مبارک کا پہلو بدلنا چاہا یہ خیال ذہن میں آتے ہی میں نے دیکھا کہ نعش مبارک خود پہلو بدل رہی ہے اور یہی صورت بوقت تجہیز و تکفین ظہور میں آئی, آپ کے صاحبزادے حضرت امیر نور العلاء قدس سرہٗ آپ کے جانشین اور سجادہ نشین مقرر ہوئے اور ان کے ذاتی باغ میں حضرت سیدنا کی تدفین عمل میں آئی اور اب یہ جگہ درگاہ حضرت سیدنا سرکار ابوالعلاء کہلاتی ہے, درگاہ حضرت سیدنا وزیر پورہ سے آگے موضع لشکر پور متصل جگن پورہ واقع ہے۔

حضرت سیدنا سرکار ابوالعلاء قدس سرہٗ کا عرس مبارک آٹھ اور نو صفر المظفر کو نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوتا ہے, جس میں حیدر آباد, الٰہ آباد، بہار، راجستھان، مضافاتی اضلاع بیرون ہند کے زائرین جوق در جوق بصد احترام شریک ہوتے ہیں۔

اے دل بنام بوالعلاء مستانہ شو مستانہ شو

یک دم بنام بوالعلاء دیوانہ شد دیوانہ شد

(ترجمہ: اے دل تو حضرت ابوالعلاء کا مستانہ ہو جا اور ان کے نام کا دیوانہ بن جا)

{کرامات حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلاء}

(۱) مردہ زندہ ہوا

125

حضرت خواجہ سید ابوالعلاء شاہ قدس سرہٗ کے ایک دوست ملاّ عمر صاحب محفلِ سماع میں , الاّ اللہ، کا نعرہ لگا کر بے جان ہوگئے ,حاضرین محفل گھبرا گئے ,لوگوں نے حضرت سیدنا سے عرض کیا کہ حضور ملا صاحب انتقال ہوگئے ,سرکار ابوالعلاء شاہ نے ملا عمر صاحب پر ایک نظر ڈالی نظر پڑتے ہی ملا عمر صاحب اُٹھ کر بیٹھ گئے (ماخوز اسرار ابوالعلاء)

صرف ایک ہی کرامت سے حضرت سیدنا سرکار کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(۲) بدمست ہاتھ

روایت ہے کہ بادشاہ شاہجہاں کے فیل خانے سے ایک ہاتھی بدمست ہوکر باہر نکل آیا یہ ہاتھی جس وقت بازار میں آتا تو لوگ ڈر کر بھاگ جاتے تھے اور بازار بند ہوجاتا تھا ,حضرت سیدنا سرکار جمعہ کی نماز پڑھ کر جامع مسجد سے باہر تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا کہ لوگ بے تحاشہ بھاگے جارہے ہیں معلوم کرنے پر ایک مرید نے عرض کیا حضور ایک بدمست ہاتھی نے ایک ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اس لئے حفاظت کی خاطر کسی پتلی سی گلی میں چلے چلیں، یہ سن کر آپ نے فرمایا, بابا ابوالعلاء اپنی راہ جاتا ہے ,ہاتھی اپنی راہ چلا جائے گا تم لوگ بالکل نہ گھبراؤ اللہ حافظ و ناصر ہے اتنے میں وہ ہاتھی سامنے

سے نمودار ہوا، حضرت سیدنا سرکار نے نظر بھر کر اس کو دیکھا، نظر پڑتے ہی اس نے اگلے دونوں گھٹنے زمین پر ٹیک دئے سرکار اس کے قریب سے مع جملہ مرین نکل گئے ※ بعدہٗ کسی نے اطلاع دی کہ خانقاہ کے دروازے پر وہی ہاتھی گردن جھکائے کھڑا ہے، یہ سن کر سیدنا سرکار اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے مستک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ خدا کی مخلوق کو ستانا نہیں چاہئے بلکہ خدمت کرنی چاہئے تمہاری خطا کہ معافی اسی میں ہے کہ تم آج سے لوگوں کو جمنا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اپنی پیٹھ پر بٹھا کر پہونچایا کرو، جب تک وہ ہاتھی زندہ رہا لوگوں کو جمنا کے اس پار سے اس پار تک پہونچاتا رہا، مسافر اس کو چارہ ڈال دیا کرتے تھے اہل اکبرآباد اس کو میر صاحب کا ہاتھی کہتے تھے شہنشاہ وقت نے اس ہاتھی واپس نہ لیکر اپنی عقیدتمندی کا ثبوت دیا اس ہاتھی کو راتب شاید شاہی فیل خانے سے ہی ملتا تھا حضرت سیدنا کی یہ کرامت دور دور تک مشہور ہوگئی ملک کے طول وعرض سے لوگ میر صاحب کے ہاتھی کو دیکھنے آتے تھے۔

(۳) بہشتی کا وجد

حضرت شاہ نعمان صاحب قبلہ (حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ) آگرہ کے قاضئ القضاۃ تھے، ایک موصوف کا بہشتی پانی سے بھری مشک بیل پر لاد کر حضرت سیدنا سرکار کی خانقاہ کے سامنے سے گزر رہا تھا خانقاہ شریف سے آرہی نعروں کی آواز سے بہشتی

اور بیل دونوں بحالت وجد و رقص کرنے لگے یہ کیفیت کافی دیر تک قائم رہی, لوگ حیرت سے یہ تماشا دیر تک دیکھتے رہے۔

کن بسوئے ماتوجہ یاامیر

درہم و برہم زبس داریم حال

(ترجمہ, ہمارا حال بہت درہم برہم ہے یعنی از حد پریشان ہیں اے امیر ابوالعلاء سرکار ہمارے حال پر توجہ فرمایئے)

(۴) جادوگر کا ایمان لانا

ایک جوگی مینا کا پنجڑہ ہاتھ میں لئے خانقاہ شریف کے سامنے سے گزر رہا تھا, حضرت کی نگاہ کرم اتفاقاً مینا کی طرف اٹھ گئی, اس جوگی کو بلایا گیا, حضرت سیدنا سرکار اس وقت وضو فرما رہے تھے, حضور کے حکم سے ایک بڑی چادر منگوائی گئی وضو کے پانی کا چھینٹا مار کر فوراً چادر پنجڑے پر ڈال دی گئی, ذرا دیر بعد☆ مینا ☆ ایک خوب صورت عورت میں تبدیل ہوگئی, اور اس چادر کو اوڑھے ہوئے مئودب ہو کر بیٹھ گئی اور عرض کیا کہ حضور یہ جوگی جادوگر ہے اس نے مجھ برہمن زادی کو اپنی جادو سے مینا بنا دیا ہے, اور جب چاہتا ہے مجھے اصلی حالت میں لے آتا ہے اور میری مجبوری کا فائدہ اٹھاتا ہے, جوگی یہ حال دیکھ کر حضور سیدنا سرکار کے قدموں پر گر پڑا معافی طلب کی اور ایمان کی دولت سے مالا

مال ہوا, اس عورت نے بھی ایمان قبول کیا, حضور نے جوگی کا نام صوفی علی اور مینا (عورت) کا نام زاہدہ بی رکھا, ان دونوں کا نکاح سرکار سیدنا خواجہ امیر ابوالعلاء قدس سرہٗ نے خود پڑھایا اور زاہدہ بی کو اپنی بیٹی بنالیا احاطہ درگاہ شریف میں پائتین مزار شریف جوگی اور جوگن کے مزار آج بھی دیکھے جارہے ہیں۔

آستان ابوالعلاء حاجت روائے من بود

از پئے امراض روحانی دوائے من بود

(ترجمہ, آستان ابوالعلاء میرا حاجت روا ہے اور میرے روحانی علاج کے لئے دوا ثابت ہوا)۔

(۵) کرامتِ کلاہ

حضرت شیخ خلیل رضی اللہ عنہ کی عاجزانہ درخواست پر حضرت سیدنا سرکار رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنی کلاہ عطا فرمادی, شیخ خلیل قدس سرہ کو ایک جنگ میں شریک ہونا پڑا آپ میدان جنگ میں کلاہ شریف پہن کر تشریف لے گئے, دشمن کے تیر آپ کے جسم تک آتے تھے مگر کلاہ شریف کی برکت سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہونچتی تھی انجام کار فتح نصیب ہوئی اور دشمن پسپا ہو گئے۔

کسے کہ عشقِ سید ابوالعلاء باشد

ہمیشہ مورِدِ افضال از خدا باشد 125

(ترجمہ, ہر اس شخص پر رحمت خدا نازل ہوگی کہ جو سرکار سیدنا خواجہ ابوالعلاء سے محبت کرے گا)۔

(۶) عتاب الٰہی

خلیل نامی ایک شخص اہل اللہ کے لئے برے کلمات زبان پر لاتا تھا, ایک عتابِ خداوندی سے خوف زدہ ہوکر اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ میرا منھ کالا کر کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال کر گدھے پر سوار کراؤ اور سارے شہر میں گشت کراؤ, اگر بوجہ وفاداری حکم نہ مانو گے تو سخت سزا دی جائے گی مجبوراً ملازموں نے حکم کی تعمیل کی کسی نے حضرت سیدنا سرکار سے عرض کیا کہ وہ آپ کو برا کہتا تھا, آپ نے درویشانہ حلم وانکسار سے فرمایا کہ اگر وہ مجھے برا کہتا تھا تو بجا کہتا تھا آپنے اس کے لئے دست دعا بلند فرمایا جیسے ہی اس کی دیوانگی دور ہوئی وہ دوڑتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور حضرت کے قدموں پر سر رکھ کر معافی طلب کی حضرت نے نہ صرف معاف فرمایا بلکہ فقر کی دولت سے بھی مالا مال کر دیا۔

روئے ابوالعلاء ہیں تصویر مصطفیٰ ہیں
ابن حسن مرتضیٰ ہیں بہ جلوہ خدائی

(ترجمہ, ابن حسن مرتضیٰ کو جلوہ خدائی کے ساتھ دیکھو اور تصویر مصطفیٰ اگر دیکھنی ہو تو

حضرت سیدنا خواجہ ابوالعلاء کا رخ انور دیکھو)

125

شجرۂ نسب: حضرت خواجہ امیر سید ابوالعلاء سرتاج آگرہ قدس سرہ

حضرت خواجہ امیر سید ابوالعلاء ابن حضرت خواجہ امیر سید ابوالوفاء ابن حضرت خواجہ امیر سید عبد السلام ابن حضرت خواجہ امیر سید عبدالملک ابن حضرت خواجہ امیر سید عبد الباسط ابن حضرت خواجہ امیر سید عبدالباسط ابن حضرت خواجہ امیر سید تقی الدین کرمانی ابن حضرت خواجہ امیر سید شہاب الدین محمود ابن حضرت خواجہ امیر سید عماد الدین امرجاج ابن حضرت خواجہ امیر سید علی شاہ ابن حضرت خواجہ امیر سید نظام الدین ابن حضرت خواجہ امیر سید اشرف شاہ ابن حضرت خواجہ امیر سید اعز الدین ابن حضرت خواجہ امیر سید شرف الدین ابن خواجہ امیر سید مجتبیٰ ابن حضرت خواجہ امیر سید سید گیلانی ابن حضرت خواجہ امیر سید شاہ ابن حضرت خواجہ امیر سید محمد شاہ ابن حضرت خواجہ امیر سید عبداللہ ابن حضرت خواجہ امیر سید محمد شاہ ابن حضرت خواجہ امیر سید علی ابن حضرت خواجہ امیر سید عبداللہ ابن حضرت خواجہ امیر سید حسین ابن حضرت خواجہ امیر سید اسماعیل ابن حضرت خواجہ امیر سید محمد ابن حضرت خواجہ امیر سید عبداللہ ابن حضرت سیدنا امام زین العابدین علی ابن حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا ابن حضرت سیدنا امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم۔

(مزید جانکاری کے لئے اسرار ابوالعلاء پڑھئے)

125

حضور سلطان الاولیاء خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

حضرت خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہٗ مرشد نگر بھینسوڑی شریف ضلع رام پور یوپی۔ حضرت شیخ رمضان علی صاحب ٹھیکیدار ایک معزز زمیندار تاجر رہتے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر طرح کی خوشیوں کے دروازے کھلے ہوئے تھے مگر آنگن سونا تھا, ٹھیکیدار صاحب مال ودولت کے ساتھ دل کے بھی غنی تھے فیاضی اور مہمان نوازی صوفیاء اور فقراء کی خدمت آپ کی طبیعت ثانیہ تھی اہل خانہ واہل خاندان ودیگر متعلقین ایک ننھا سا چراغ نہ ہونے کی وجہ سے محفل زندگی کی روشنی میں پھیکا پن محسوس کر رہے تھے کیونکہ مہکتا پھول نہیں کھلا تھا, جس کی کسک ہمیشہ شدت سے محسوس کی جارہی تھی, صوفیاء اور خدا رسیدہ حضرات کی دعاؤں سے بالآخر بفضل رب ۱۲۹۵ھ میں مقبولیت دعا کی وہ ساعت آگئی جس کی روح افزاء خوشبو نے سلطان الاولیاء قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت کی صورت میں گھر گھر کو مہکا دیا پورے قصبہ میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی ہر چہار جانب سے مبارکباد مبارکباد کی صدائیں آنے لگیں, فقراء ومساکین میں خیرات بٹنے لگی۔

نام نامی اسم گرامی: محمد حسن: رکھا گیا آگے چل کر آپ کے نام پاک کی نسبت وبرکت کو ہندوستان میں محترم ومکرم ومعظم ومفخر بنا دیا, بچپن ہی سے مزاج مبارک صوفیانہ وفقرانہ تھا عمر دراز بزرگوں کی طرح دانائی اور سمجھداری کی باتیں کرتے, طبیعت صوفیانہ اور رجوع

الیٰ اللہ دیکھ کر لوگ آپ کو صوفی جی کہنے لگے یہاں تک کہ آپ کے پیر و مرشد بھی آپ کو پیار سے صوفی جی کہکر مخاطب فرماتے تھے بری صحبت اور غیر شرعی وغیر اخلاقی امور سے فطری طور پر نفرت و اجتناب کرتے تھے۔

اچھے لوگوں کی وضع قطع اور طور طریقے اپنائے رکھتے طبیعت میں خاموشی ذہن میں بیداری گفتگو میں شیرینی قلب میں نرمی معاملات میں صفائی کردار میں پاکیزگی کے عناصر بچپن کی حدود پار کرنے کے بعد دور شباب میں رہے فقراء صوفیاء وعلماء کی صحبت پسند کرتے تھے اور ان کی خدمت میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتے بس مختصر یہ کہ حضور سلطان الاولیاء قدس سرہٗ تخلیقی طور پر وراثتی اوصاف حمیدہ وقدرتی کمالات ستودہ تے آراستہ ومزین تھے۔

حضور سلطان الاولیاء گھر کے اندر بزرگ ماں کی آغوش رحمت ہیں اور گھر کے باہر صوفیاء وفقراء کے آغوش محبت میں ظاہری وباطنی تربیت حاصل کررہے تھے, شدہ شدہ رحمت خداوندی نے وہ دن دکھلایا اور شرفا کے دستور کے مطابق تعلیم کا آغاز بسم اللہ خوانی سے ہوئی, اہل اللہ واہل علم حضرات کی خدمت وصحبت سے علوم ظاہری ضروریات دین کے مطابق حاصل ہوگیا۔

حضور سلطان الاولیاء کے روحانی سفر کا آغاز سب سے پہلے حضرت میاں مشتاق شاہ صاحب قبلہ کے ذریعہ سلسلہ قلندریہ سے ہوا اس کے بعد مستقل طور پر سلسلہ جہانگیریہ کے بدر کامل سلطان العارفین خواجہ محمد نبی رضا شاہ قدس سرہٗ سے ۱۹۰۵ء میں بیعت

ہوئے اور مرشد کامل کے وصال کے بعد ۱۹۲۳ء میں حضور سلطان العاشقین حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد عنایت حسن شاہ قبلہ کے دست حق پرست پر تجدید بیعت کی اور نعمت خلافت واجازت سے سرفراز ہوکر سلسلہ عالیہ کی عالمگیر خدمت وشہرت حاصل کی۔

فرمان مرشد کے مطابق سب سے پہلا سفر حضرت سیدنا ابوالعلاء قدس سرہٗ کی بارگاہ عالیہ میں چلہ کے غرض سے آگرہ کے لئے ہوا, اس کے بعد سلسلہ عالیہ کی اشاعت کے لئے آپ نے جو نقوش تیار کئے تمام عمر اپنے علم پیہم اخلاق حسنہ اور روحانی فیضان سے ان میں رنگ بھرتے رہے, شیخ کامل کی کامل اتباع وفنائیت نامہ عبادت وریاضت وچلہ کشی کے تمام مراحل سے گزر کر ولایت کے مقام اعلیٰ تک فائز مرام ہوگئے اور اپنے مریدین و وابستگان میں ہزاروں افراد کو خدا رسیدہ ومقام ولایت پر پہونچا کر اپنے تقریباً تین سو خلفاء حضرات کو سلسلہ عالیہ کی تبلیغ واشاعت ورشد وہدایت کے کام پر معمور فرما کر لاکھوں افراد کو ہند اور بیرون ہند سلسلہ عالیہ میں داخل فرمایا, تمام عمر سلسلہ کی اشاعت میں صرف کرتے ہوئے, ۸۴/ چوراسی سال کی عمر شریف میں ۶/ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ کو مرشد نگر بھینسوڑی شریف ضلع رامپور یوپی میں وصال فرمایا, آپ کی مزار پاک مرشد نگر بھینسوڑی شریف ضلع رامپور میں مرجع خلائق ہے، ہر سال ۴/۵/۶/۷/ جمادی الاولیٰ کو آپ کا سالانہ عرس مبارک منایا جاتا ہے۔

رحمت خداوندی کا کتنا بڑا عظیم الشان مشاہدہ ہے کہ جس طرح سلسلہ عالیہ چشتیہ کا عوامی اور دوامی فیضان پانچویں نمبر پر خواجۂ خواجگان خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کے

ذریعہ ہوا اس طرح سلسلہ عالیہ جہانگیریہ کے عالمگیر فیضان و رشد و ہدایت و شہرت وکامیابی کے لئے جہانگیر پنجم حضرت سلطان الاولیاء قبلہ کی ذات گرامی کو منتخب کیا گیا۔

{سلطان الاولیاء کا لقب}

حضور سلطان الاولیاء کے ایک جلیل القدر مرید وخلیفہ حضرت مولانا عبدالرّزاق شاہ حسنی صاحب قبلہ نے مرشد نگر میں ایک چلہ کیا تھا جس میں آپ کو مشاہدہ کرایا گیا کہ ایک بہت پر فضا ارفع واعلیٰ مقام ہے وہاں بہت سی نورانی شکل وصورت کے بزرگ دو قطار میں سفید لباس اور سفید عمامہ باندھے ہوئے حد نظر تک موجود ہیں, درمیان میں ایک تخت بچھا ہوا ہے میں نے جب یہ عجیب منظر دیکھا تو میں بھی وہاں پہونچ گیا ایک صاحب سے معلوم کیا کہ یہ سب کیا ماجرا ہے انہوں نے فرمایا کہ آج اس دور کے سلطان الاولیاء کی آمد ہے اور ہم سب لوگ ان کے استقبال کے لئے حاضر ہیں, اسی اثنا میں ایک پالکی آسمان کی جانب سے اترتی ہوئی نظر آئی اور تخت پر آکر رک گئی میں نے دیکھا کہ اس پالکی میں ہمارے پیرومرشد حضرت خواجہ حسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں پالکی سے اترتے ہی آپ تخت پر جلوہ افروز ہوئے تو میں قدمبوسی کے لئے دوڑتا ہوا گیا۔قدمبوسی کی سعادت میسر ہوئی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس واقعہ کو میں نے حضرت قبلہ پیرومرشد کی خدمت میں عرض کیا, آپنے حسب

عادت انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بھائی, یہ تمہاری محبت اور عقیدت کی بات ہے جو تم کو ایسا مشاہدہ کرایا گیا پھر میں نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کیا, حضور وہ کونسا مقام تھا آپ نے ارشاد فرمایا وہ مقام ملکوت تھا, صوفی احمد حسن شاہ نے ارشاد فرمایا کہ شجرہ طیبہ میں حضرت قبلہ کا اسم گرامی اس طرح پڑھا جاتا تھا۔

بندۂ عاجز ہوں یارب کر میری توبہ قبول

حضرت خواجہ محمد حسن صوفیاء وبیریا کے واسطے

اور ہم نے سب سے پہلے جو شجرہ طیبہ چھپوایا تھا اس میں بھی اسی طرح کے الفاظ تھے ایک دن ہم نے حضرت قبلہ کے سامنے جب شجرہ طیبہ پڑھنا شروع کیا تو بے اختیار میری زبان پر صوفیاء وبے ریا کے بجائے سلطان الاولیاء جاری ہوگیا۔

آپ نے بڑے غور سے ہماری طرف دیکھا اور وہاں پر جو لوگ بیٹھے تھے ان کو مخاطب کر کے فرمایا دیکھو دیکھو یہ کیا پڑھ رہا ہے حاضرین نے بھی ہماری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو سن لیا تھا, لہذا سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ بے شک سچ ہے, یہ سن کر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی, اس کے بعد سے سلطان الاولیاء سب کی زبان پر جاری ہوگیا, اور بحمد للہ اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری رہے گا اس واقعہ کے علاوہ ہمارے دیگر پیر بھائیوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں اس مبارک لقب کی مقبولیت کا رویائے صالحہ کے ذریعہ مشاہدہ کرایا گیا, خواجہ عظمت اللہ شاہ وسرکار غریب نواز کے دربار گہربار کے سجادہ نشین کی زبان مبارک سے بھی اس لقب کی تائید ہوئی اس مختصر معروضہ

کے بعد ہم سب کے لئے قابل غور امر یہ ہے کہ خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہٗ کو 125 مرتبہ عالی صرف اس لئے عطا کیا گیا کہ حضرت سلطان الاولیاء قبلہ نے اپنے مرشد گرامی کی محبت وعقیدت میں خلوص واحترام سے بھرپور نذرانہ پیش کیا اور اپنا تن من دھن سب کچھ مرشد گرامی کے قدموں پر نچھاور کر دیا اسی مقام کے لئے کسی نے خوب کہا ہے۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

بارگاہ خداوندی میں خلوص قلب کے ساتھ عاجزانہ درخواست ہے کہ ہم سب کو اس جذبۂ صادق کی توفیق عطا فرمائے, آمین۔ بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضور عزیز الاولیاء خواجہ صوفی عبدالعزیز شاہ حسنی قدس سرہ

حضور سلطان الاولیاء قبلہ کی حیات مبارکہ میں سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کا قافلہ بڑے انوکھے انداز میں منزل کی طرف رواں دواں تھا اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ سالار کارواں اولوالعزم اور فہم وفراست دانش وحکمت میں یکتا جذبۂ عمل سے معمور اعلیٰ درجے کا معلم اخلاق ایثار وقربانی پیکر, اور شفقت ومحبت کا بحر بے کراں ہو, ایسے راہبر کی

رہنمائی میں راہرو بھی سرشار و سرمست تھے دنیا و مافیہا سے بے خبر صرف ایک ہی ذاتِ گرامی کو قلب و نظر میں سموئے ہوئے تھے، کہ کارکنان قضا و قدر نے ایک ان دیکھا پُل تیار کیا ایسا پل جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے عاشقوں کی اصطلاح میں اس کو پُل (برج) کہا جاتا ہے عوام الناس اس کو موت کہتے ہیں۔

★الموت جسد یُوْصَلَ الْحَبِیْبُ اِلیٰ الْحَبِیْبُ★

ترجمہ، موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے)

خالق و مولیٰ کی طرف سے پیغام وصال آیا اور سلطان الاولیاء قبلہ نے مکمل بندگی کے ساتھ نذرانہ جان جاں آفریں کی بارگاہ بے مثال و لازوال میں پیش کر دیا۔

☆اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن★

ترجمہ: بیشک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ جانا ہے)

اب کیا ہوگا کون اس عظیم منصب کی ذمہ داری کو پورا کرے گا, سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کی اشاعت تنظیم و ترتیب ترقی اور توسیع کے لئے اس وادئ پرخار میں کون قدم آگے بڑھائے گا ندائے ہاتف سے قلوب شرشار ہو گئے, روشنی کی کرنیں دل و دماغ کو منور کرنے لگیں سب کی زبانوں پر ایک نام آنے لگا اور نام مبارک تھا, حضور سلطان الاولیاء کے ہمشیر زادہ صوفی عبد العزیز شاہ قبلہ کا جو بعد میں عزیز الاولیاء کے لقب اور شہید ملت کے خطاب سے سرفراز ہوئے, حضرت عزیز الاولیاء قبلہ کو حضور سلطان الاولیاء قبلہ نے اپنی حیات ہی میں اپنا سجادہ نشین نامزد کر کے تمام اہل سلسلہ اور متعلقین کے سامنے اعلان بھی فرما دیا،

حضرت عزیز الاولیاء قبلہ کی ولادت باسعادت مرشد نگر میں ۱۹۲۰ء میں ہوئی ابتدائی اور دنیاوی تعلیم کا تعلق مدرسہ عربیہ اور اسکول سے رہا لیکن روحانی تعلیم تربیت حضرت سلطان الاولیاء کے سایۂ عاطفت میں ہوئی ۱۹۵۳ء میں محترم صوفی محمد ظہور حسنی کے دولت کدہ پر بمقام قصبہ گہلو یا ضلع پیلی بھیت میں حضور سلطان الاولیاء قبلہ نے آپ کو سلسلہ عالیہ جہانگیریہ میں باقاعدہ داخل فرمایا, اور بمقام فرید پور ۱۷/ذی الحجہ ۱۹۵۵ء کو خلافت عطا فرمائی اور ۱۹۵۵ء میں سرکار آگرہ حضرت سیدنا سرکار خواجہ ابوالعلاء قدس سرہٗ کے عرس کے موقعہ پر اپنے خلفاء کرام اور مریدین ومعتقدین کی موجودگی میں اپنی جانشینی کا اعلان عام بھی فرمایا, ۱۹۵۹ء میں حضرت سلطان الاولیاء قبلہ کے وصال کے بعد عرس چہلم میں آپ کی سجادہ نشینی عمل میں آئی۔

سلسلہ عالیہ کی اشاعت کا دائرہ روز بروز وسیع سے وسیع ہوتا چلا گیا, فاللہ الحمد علیٰ ذٰلک اخلاق حسنہ کے ساتھ ایثار وخلوص اور خدمت کا جذبہ آپ کو وراثت میں ملا تھا امیری غریبی اور مذہب وملت کی تفریق کے بغیر آپ کی محبت واخوت اور شفقت سب کے لئے برابر تھی آپ کی عطا وبخشش اور جود وسخا کا چرچا حضور سلطان الاولیاء قبلہ کی حیات مبارکہ ہی سے ہو چکا تھا۔

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ماہتاب صبر وتسلیم ورضا حضرت خواجہ عنایت حسن شاہ قبلہ کے سالانہ عرس کا وقت آ گیا۔ عرس مبارک کے خرچ کا انتظام نہ ہوسکا آپ نے اپنے شریک حیات کے زیور فروخت کر کے عرس مبارک کے انتظامات کئے آپ کی ذات گرامی سے بہت

سے کرامتوں کا ظہور ہوا لیکن ایک خاص بات یہ دیکھی گئی کہ آپ کے دور ~~125~~ بڑے بڑے مشائخ اور سجادگان بھی آپ کے فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے اجمیر شریف , مہرولی شریف ,کلیر شریف ۔گلبرگہ شریف، گنگوہ شریف، کے آستانوں پر آپ کی حاضری ہوتی تھی , وہاں کے سجادگان حضرات آپ کے ساتھ نہایت شفقت و احترام کا معاملہ فرماتے تھے شیخ العالم سیدنا مخدوم احمد عبدالحق شاہ ردولوی قدس سرہٗ کے عرس مبارک کے موقع پر محفل سماع میں آپ کو کیفیت ہوگئی اور وجد وحال طاری ہوگیا آپ کے وجد وحال پر بڑی بڑی درگاہوں کے مشائخ نے احتراماً کھڑے ہوکر سماع سنا جبکہ یہاں کے مشائخ ایسا نہیں کرتے تھے۔

حضرت سلطان الاولیاء صاحب قبلہ کے وصال کے بعد حضرت قبلہ کے تمام خلفاء کرام کے ساتھ آپ تعظیم وشفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔

حضرت سلطان الاولیاء قبلہ کے بہت سے مریدین زیر تعلیم وتربیت کو بصیرت باطنی اور اوپر والوں کی توجہ اور بشارت سے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا، بحمد اللہ آج ایسے بہت سے حضرات مسند نشین ہوکر سلسلۂ عالیہ جہانگیریہ کی اشاعت میں شب و روز مصروف ہیں اور ان حضرات سے سلسلۂ عالیہ کی خوب خوب اشاعت ہورہی ہے اس بات سے حضرت عزیز الاولیاء قبلہ کی بصیرت باطنی اور گوہر شناسی کا اندازہ ہوتا ہے کہ آ کس مقام پر فائز تھے، اور کیوں کر نہ ہوتے جبکہ خود حضور سلطان الاولیاء قبلہ نے اپنی

حیات مبارکہ میں آپ کو اس عظیم الشان منصب کے لئے منتخب فرمالیا تھا آپ کے زمانے میں سلسلۂ عالیہ کی ہمہ گیر توسیع ہوئی, یوپی, بہار، ایم پی، راجستھان, گجرات، مہاراسٹر، کے اضلاع اور قصبات میں ایک لاکھ سے زائد افراد آپ کے ذریعہ سلسلۂ عالیہ میں داخل ہوئے, نینی تال اور نیپال کے پہاڑی علاقوں میں بھی آپ کے مریدین کی کافی تعداد ہے پاکستان, لاہور، کراچی, ملتان, کے علاقے بھی آپ کے فیضان سے فیضیاب ہوئے, پچاس سے زائد حضرات کو آپ نے خلافت واجازت عطا فرمائی, بارہ برس تک سلسلہ عالیہ جہانگیریہ کی اشاعت میں شب وروز منہمک رہنے کے بعد ۷ رشوال المکرم ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۷ رنومبر ۱۹۷۸ء بروز شنبہ حضور سلطان العاشقین خواجہ محمد عنایت حسن شاہ قبلہ کے عرس مبارک کے ایک دن بعد آپ واصل بحق ہوئے۔

آپ کے وصال کی خبر تمام اہل سلسلہ کے لئے ایک حادثۂ عظیم تھا کون سی آنکھ تھی جو اشک نہ بار ہوئی ہو کون فرد تھا جس کے دل سے آہ نہ نکلا ہو لیکن مالک حقیقی کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑتا ہے آپ کی تجہیز وتکفین کے بعد آپ کے عرس چہلم کے بعد حضرت خواجہ صوفی لیاقت حسین عرمنے میاں سجادہ نشین ہوئے اور اس وقت صوفی جاوید حسین حسنی سجادہ نشین ہیں (بحوالہ عرس حسنی عزیزی نمبر)

حضور شمس العارفین خواجہ عظمت اللہ شاہ حسنی قدس

125

سرہٗ

حاج الحرمین شریفین سلطان الفقہاء شمس العارفین حضرت علامہ ومولانا حافظ وقاری سیدنا الشاہ خواجہ صوفی عظمت اللہ حسنی قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت ۱۳/اپریل ۱۹۱۶ء مطابق ۱۴/رجب المرجب ۱۳۳۴ھ قصبہ فرید پور ضلع رام پور یوپی الھند میں ہوئی۔

وصال والدین

جب آپ کی عمر شریف ڈیڑھ سال کی ہوئی تو آپ کے والد محترم حضرت عنایت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا چند ہی دنوں بعد آپ کی والدہ ماجدہ بھی اس دار فانی سے کوچ فرما گئیں جب آپ کے سر سے پدر مہربان و مادر غم گسار کا سایہ شفقت اٹھ گیا بظاہر آپ کا کوئی یار و مددگار نہ رہا تو آپ کی بڑی بہن لطیف النساء نے آپ کی پرورش کی ذمہ داری اپنے شوہر نامدار حضرت حبیب اللہ صاحب قبلہ کے حکم کے مطابق ایک شفیق ماں کی طرح پرورش کرتی رہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر حال میں آپ کی مدد فرمائی عمر شریف چار سال چار ماہ چار دن ہونے پر رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی اور علم دین کا آغاز وطن میں ہوا, آپ بہت ہی کم عمر میں حافظ وقرآن ہو گئے, مگر ابھی علم کی پیاس بجھتی نظر نہ آئی تھی علم کی پیاس بڑھنے کی وجہ

سے آپ نے تمام سفر کئے اور بدایوں شریف تشریف لے گئے۔ 125

حضرت سیدنا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے علم فقہ حاصل کیا, جب آپ علم ظاہری سے آشنا ہوئے تو عشق مولا تعالیٰ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق ہو گئے اب آپ کو صرف پیر کامل کی تلاش تھی آپ تارک الدنیا ہو چکے تھے۔

{عقد سے انکار}

علم دین کی تکمیل کے بعد آپ کو پیر کامل کی تلاش ہوئی جو دل ساری حسرت نکال دے, اور خدا سے ملادے بدایوں سے چل کر اپنی بہن کے گھر پہونچے اور تمام عزیز و اقرباء سے ملاقات کی, آپ کی پیاری بہن صاحبہ جو ایک شفیق ماں کی طرح آپ کی پرورش کرتی تھیں, فرمایا میرے بھائی میں چاہتی ہوں کی سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق آپ کا عقد (نکاح) کروں, آپ (خواجہ عظمت میاں) نے ہمشیرہ کی بات سن کر عرض کیا بہن میں نکاح نہیں کرنا چاہتا کیوں کہ ایک سنت ادا کرنے سے کئی فرض چھوٹنے کا اندیشہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ایک دل میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو جگہ دوں الغرض آپ نے نکاح نہیں کیا تا حیات مجرد رہے اور دین کی خدمت کی خاطر اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں خود کو فنا کر دیا۔

125

{بیعت}

عزیز واقربا سے رخصت ہوکر آپ حضور سلطان العاشقین خواجہ عنایت حسن شاہ قدس سرہٗ کی خانقاہ میں بھینسوڑی شریف ضلع رام پور یوپی تشریف لے گئے اور خواجہ عنایت میاں کے دست مبارک پر بیعت کی, اور مرشد گرامی کی خدمت میں رہنے لگے پیر کامل نے نظر ولایت ڈال کر دل کی دنیا بدل دی اور ولئ کامل بنا دیا, آپنے مرشد کامل کے حکم سے لکھنؤ کا سفر اختیار فرمایا, لکھنؤ پہونچ کر خواجہ محمد نبی رضا شاہ قطب الاقطاب صدر بازار اسلامیہ قبرستان لکھنؤ (دادا میاں) کے مزار مبارک پر حاضر ہوکر ایک چلہ کیا اور فیض ظاہری و باطنی سے مالا مال ہوکر آگرہ کے لئے روانہ ہوئے دربار خواجہ قطب الواصلین سید امیر ابو العلاء آگروی رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے اور وہاں سے بھی فیضیاب ہوکر واپس مرشد کامل کی بارگاہ میں بھینسوڑی شریف پہونچ کر مرشد کی خدمت میں رہ کر راہ سلوک کی منزلوں کو طے کرتے رہے۔

{خلافت واجازت}

جب حضور سلطان العاشقین خواجہ عنایت میاں کا وقت آخر آیا تو خواجہ عنایت میاں نے اپنے مرید وخلیفہ حضور سلطان الاولیاء خواجہ حسن میاں سے فرمایا بیٹے اس بچے (خواجہ

عظمت میاں) کوسنبھال کر رکھنا یہ اپنے وقت کا ☆ قلندر ☆ ہوگا۔ 125

مرشد پاک حضور سلطان العاشقین کے وصال کے بعد آپ نے حضور سلطان الاولیاء کے دست مبارک پر بیعت کرلیا اور خدمت مبارک میں رہنے لگے کچھ عرصہ گزرنے پر جب حضور سلطان الاولیاء خواجہ حسن میاں نے آپ کو عبادت و ریاضت زہد وتقویٰ میں مشغول پایا اور تارک الدنیا دیکھا تو روحانیت کے تاجور استاذ کامل نے اپنے مرید خاص کو حقیقت ومعرفت کا ایک ایک ورق پڑھا دیا، تلاش حق کے تمام مراحل طے کرادئے اور اپنی خاص باطنی توجہ سے بلند مقام ومرتبہ پر پہونچا کر خلافت واجازت سے سرفراز فرما کر آپ کو حکم دیا کہ جا کر سہاور شریف ضلع ایٹہ میں اپنا قیام کرو اور مخلوق خدا کو اپنی خاص توجہ اور علم وعمل سے فیضیاب کرو اور اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرو۔

{سہاور شریف کا پہلا سفر}

حضور نور العارفین ارشد الاولیاء کبیر الاصفیاء خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی مدظلہ العالی علی گڑھی فرماتے ہیں کہ جس وقت قطب الاقطاب حضور شمس العارفین خواجہ صوفی حافظ وقاری محمد عظمت اللہ شاہ حسنی تاجدار سہاور قدس سرہٗ کے

پیرومرشد (خواجہ محمد حسن میاں) نے خلافت واجازت عطا فرما کر بھینسوڑی شریف سے رخصت فرمایا اسوقت آپ (خواجہ عظمت میاں) کی عمر شریف بائیس سال کی تھی آپ مرشد کامل کے حکم کے مطابق مرشد سے رخصت ہوکر سہاور شریف پہونچے اور اپنی پوری زندگی سہاور شریف ضلع ایٹہ میں دین اور سلسلہ کی اشاعت میں وقف فرمادیا۔

آپ نے ہر وقت کرامات کو چھپانے کی کوشش فرمائی پھر بھی آپ سے کرامات کا بکثرت ظہور ہوا جس میں سے چند کرامتیں یہ راقم فقیر محمد عمر ارشدی ہدیہ ناظرین کرنے کی کوشش کرے گا آگے ملاحظہ فرمائیں۔

{سفر علی گڑھ}

حضور پرنور مرشد گرامی خواجہ ارشد میاں فرماتے ہیں کہ جب حضرت پیرومرشد خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ سہاور شریف سے علی گڑھ تشریف لائے تو ہزار ہا لوگوں نے سرکار کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوکر فیض ظاہری و باطنی سے مالا مال ہوئے جس میں میں (حضور نور العارفین ارشد میاں) بھی تھا سرکار نے مجھے بھی دلی دعاؤں سے نوازا اور میں نے عرض کیا حضور مجھے بھی بیعت کر لیجئے سرکار نے ایک نظر مجھ پر ڈالی اور سلسلہ عالیہ جہانگیریہ میں بیعت فرمالیا اور بڑی نوازش فرمائی, اسی طرح علی گڑھ کے بے شمار لوگ عقیدت ومحبت سے آ آ کر فیضیاب ہوئے۔

125

{کینسر کا علاج}

حضور نور العارفین قبلہ نے فرمایا کہ علی گڑھ کے مشہور و معروف جج امیر خسرو کی بہن کی پستانوں میں کینسر ہو گیا ڈاکٹروں نے ایک پستان کاٹ کر نکال دیا, اب دوسرے پستان کی باری آئی وہ بھی کاٹ کر نکالنے کا نمبر آ گیا تھا, اتنے میں ایک شخص نے خبر دی کہ آپ کے اس علی گڑھ شہر میں ایک ولئ کامل بزرگ تشریف لائے ہوئے ہیں, زمانہ ان کے دامن کرم اور دست شفقت سے فیضیاب ہو رہا ہے, آپ بھی اپنی بہن کو لیکر حضرت خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں, اور نظر کرم کی درخواست کریں, شاید وہ کرم فرمادیں اور آپ ہمشیرہ کو شفا مل جائے, جج امیر خسرو اپنی بہن کو لیکر حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے, سلام و قدمبوسی کے بعد امیر خسرو نیچے بیٹھنا چاہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا ارے جج صاحب میرے تخت پر آجاؤ ورنہ لوگ کہیں گے کہ جج صاحب نیچے بیٹھے ہیں۔

جج صاحب نے عرض کیا حضور یہ خاکسار آپ کا غلام ہے اسے اپنے قدموں میں رہنے دیں, حضرت کو جج صاحب کی ادا بہت پسند آئی, آپ نے امیر خسرو کو دلی دعاؤں سے نوازتے ہوئے حلقۂ ارادت میں داخل فرمالیا, حضرت نے اپنے خادم کو حکم فرمایا کہ چولھے میں سے راکھ لاکر دے دے, انشاء اللہ الرحمٰن شفایاب ہو جائے گی, حکم کے

مطابق ہمشیرۂ امیر خسرو نے راکھ استعمال کیا اللہ کے فضل وکرم اور خواجہ عظمت میاں سرکار کے نگاہ کرم سے شفایاب ہوئی ,اس کرامت کو دیکھ کر جج امیر خسرو کا سارا خاندان خواجہ عظمت اللہ شاہ کا معتقد ہوا اور حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر فیضیاب ہوا۔

{ قاتل بری ہوگیا}

حضور شمس العارفین تارک الدنیا خواجہ محمد عظمت اللہ علیہ الرحمہ اور دیگر تمام مریدین علی گڑھ میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں آپ کے ایک مرید صوفی تجمل حسین عظمتی علیہ الرحمہ علی گڑھی حاضر ہوئے اور قدموں میں گر کر بڑی عاجزی کی اور عرض کیا کہ حضور مجھ سے بہت بڑی خطا ہوگئی مجھ سے قتل ہوگیا,حضرت کو ان کا رونا دیکھ کر رحم آ گیا ,اور جلال میں آ کر دست شفقت رکھتے ہوئے فرمایا بیٹھ جا تجھے کچھ نہیں ہوگا تو بری ہوجائے گا۔

کچھ ہی دیر میں علی گڑھ کے جج امیر خسرو بھی حاضر بارگاہ ہوئے ,جب دست بوسی و قدمبوسی سے فارغ ہوئے تو حضرت نے فرمایا بیٹے امیر خسرو تمہاری عدالت میں میرے اس بچے تجمل حسین کا کیس ہے ,جج امیر خسرو صاحب نے عرض کیا حضور انہوں نے قتل کیا ہے انھیں عمر قید کی سزا ضرور ملے گی ,حضرت نے امیر خسرو کا جواب سنتے ہی بے ساختہ فرمایا یہ تیری عدالت سے بری ہو یا نہ ہو مگر میری عدالت سے بری ہے اتنا فرمانا تھا کہ

جب امیر خسرو جج اپنے گھر پہونچے تو دیکھا کہ ایک خط رکھا ہوا ہے، جس میں تحریر ہے کہ تم صبح جا کر آگرہ میں پہونچو اور وہیں کی عدالت سنبھالو (یعنی امیر خسرو کی بدلی ہوگئی) امیر خسرو آگرہ پہونچے اور آگرہ کا جج علی گڑھ آیا اور حضرت کے مرید صوفی تجمل حسین صاحب قبلہ کو بغیر چون چرا بری کر دیا۔

خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ کی روحانی طاقت اور مخلوق خدا پر حکومت اور حق فیصلہ دیکھئے کہ آپنے اپنے مرید جج امیر خسرو کو کچھ نہ کہکر صرف بدلی کرادی، ادھر صوفی تجمل حسین صاحب قبلہ کو دوسرا جج بلا کر بری کرادیا، یہ ہے آپ کی شان ولایت کہ جسے جہاں چاہیں بھیج دیں اور جسے جہاں سے چاہیں بلالیں اور جس کی چاہیں اک پل میں تقدیر بدل دیں جس طرح کہ آپ نے صوفی تجمل حسین صاحب قبلہ کو عدالت سے بری بھی کرادیا اور دولت عرفان سے مالا مال فرما کر خلافت و اجازت عطا فرمائی اور رشد و ہدایت کے کام میں مشغول فرمایا۔

نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
اگر ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

{چائے کا بڑھنا}

حضور نور العارفین خواجہ ارشد میاں صاحب قبلہ (جو اس راقم محمد عمر ارشدی کے

پیرومرشد ہیں) آپ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد پاک حضور شمس العارفین خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ اظہر علی بیگ صاحب علی گڑھی کے دولت خانے پر تشریف فرما تھے آپ نے خادم کو حکم فرمایا کہ بیٹے چائے بنا کر لاؤ خادم نے حکم کی تعمیل کی حضرت کے پاس ایک چار کپ چائے آنے والی کیتلی تھی ,مرید نے چائے بنا کر اسی چار کپ والی چھوٹی سی کیتلی میں چائے بھر کر پیش کی ,راقم کے مرشد پاک فرماتے ہیں کہ چائے تیار ہونے سے پہلے آپ کی بارگاہ میں صرف چار لوگ حاضر تھے مگر چائے بن کر پیش ہونے تک تینتیس ۳۳ لوگ جمع ہو گئے اور چائے صرف چار کپ تھی ,حضرت نے حکم فرمایا بیٹے چائے سب کو پلاؤ ,جب خادم نے تین کپ میں چائے ڈالی اور کپ چائے رہ گئی تو اس کی دھار پتلی ہو گئی حضرت نے فرمایا بیٹے کیتلی مجھے دو ,خادم سے کیتلی لیکر آپ نے اس میں پھونک ماری اور فرمایا کہ شاید اس میں کچھ پھنس گیا تھا اب لے جاؤ اور سب کو پلا دو ,مرشد پاک فرماتے ہیں کہ اس چائے میں اتنی برکت ہوئی کہ خادم نے پورے تینتیس لوگوں کو چائے پلائی پھر بھی چائے ختم نہیں ہوئی۔

{لنگرِ حسنی}

خواجہ محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی علی گڑھی فرماتے ہیں کہ میرے پیرومرشد حضور شمس العارفین خواجہ عظمت میاں نے علی گڑھ تشریف لانے کے بعد خواجہ غریب

نواز رضی اللہ عنہ کے نام کا لنگر کیا, آپ تین ماہ سے لوگوں کو دعوت دیتے رہے جب لنگر کا دن آیا تو آپ نے مریدوں سے فرمایا کہ جاؤ آٹھ کلو آٹا روٹی بنانے کے لئے اور ساڑھے تین کلو گوشت منگایا اور مریدوں کو پکانے کا حکم دیا, مریدین نے عرض کیا حضور آپ نے بے شمار لوگوں کو دعوت عام دی ہے اتنے آٹے اور گوشت میں کتنے لوگ کھائیں گے۔

اس ولئ کامل نے فرمایا بیٹے تمہارا کام صرف پکانا ہے اور کھلانا میرا کام ہے, جب کھانا تیار ہوا تو آپنے کھانے پر فاتحہ پڑھی اور اپنا رومال دیکر فرمایا کہ اس کو کھانے پر ڈال دو اور کھلاتے رہو, راقم الحروف کے پیرومرشد خواجہ ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی فرماتے ہیں کہ لنگر شریف ایک بجے دن سے شروع ہوا اور رات ایک بجے تک چلتا رہے, کم از کم تین ہزار لوگوں نے لنگر شریف کا کھانا کھایا, آخر میں آپ (خواجہ عظمت میاں) نے فرمایا بیٹے کتنے لوگ کھانے کے لئے باقی رہ گئے ہیں, مریدوں نے عرض کیا حضور صرف تین لوگ, آپ نے فرمایا اچھا اب رومال اٹھا کر لے آؤ, جب لنگر سے رومال اٹھایا گیا تو صرف تین لوگوں کا کھانا بچا تھا, پھر ان تین لوگوں نے بھی شکم سیر ہوکر کھایا, حضور خواجہ عظمت اللہ شاہ کی شخصیت محتاج تعرف نہیں آپ ایسی شخصیت کے مالک تھے جن کے دامن کرم سے وابستہ ہوکر بے شمار لوگوں نے فیض ظاہری و باطنی حاصل کئے اور آج بھی اس دنیائے فانی سے رخصت ہونے کے بعد بھی آپ کے روضہ مقدس سے لوگ مستفیض ہورہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک مستفیض ہوتے رہیں گے, ہزارہا مردہ دل انسان اس دامن کرم سے وابستہ ہونے کے بعد زندہ دلی کے ساتھ عشق مولیٰ و عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں فنا ہوکر اس دار فانی سے کوچ فرما گئے اور آج نائب عظمتی حضرات (آپ کے 25 خلفاء کرام) خواجہ صوفی اشرف العارفین الحاج رشید اللہ شاہ وحضور نور العارفین خواجہ ارشد میاں ان کے علاوہ تمام خلفاء عظمتی دین کی خدمت کرنے اور آپ کے فیضان کو عام کرنے میں مشغول ہیں۔

{نماز جمعہ}

حضور شیدائے عظمتی صوفی شیدا صاحب قبلہ علی گڑھی نے فرمایا کہ میرے مرشد خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ زندگی کے آخری حصہ میں اکثر آپ عالم استغراق میں رہتے تھے اس کیفیت کی وجہ سے نماز باجماعت نہیں پڑھ پاتے تھے، حضرت کے ایک مرید نے سہاور مسجد کے امام سے اپنے پیرومرشد کی کچھ توصیف بیان کی تو امام صاحب نے کہا کہ ان کی کیا تعریف کرتے ہو وہ تو نماز بھی نہیں پڑھتے مرید نے کہا مولانا ہمارے مرشد نماز پڑھتے ہیں یقین نہ ہو تو جمعہ کی نماز میں دیکھ لینا, جب جمعہ کا وقت آیا تو مرید نے حضرت کی خدمت با برکت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور مولانا کہتے ہیں کہ تمہارے پیرومرشد نماز نہیں پڑھتے لہٰذا آپ کو جمعہ کی نماز میں تشریف لے چلنا ہے حضرت نے فرمایا ٹھہرو ابھی چلتے ہیں کسی دینی مسئلہ پر گفتگو ہوتی رہی, مرید نے عرض کیا حضور نماز کا وقت ہوگیا, آپ نے فرمایا بیٹے ابھی چلتے ہیں اتنے میں نماز ہوگئی, تو مرید

نے عرض کیا حضور آپ نماز پڑھنے نہیں گئے ,اسی لئے مولانا کہتے ہیں کہ حضرت نماز نہیں پڑھتے ,گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مولانا خود حاضر ہوئے مرید نے کہا مولانا آپ سچ کہتے ہیں کہ ہمارے حضرت نماز نہیں پڑھتے ,دیکھئے انہوں نے خود بھی نماز قضا کر دی اور میری بھی نماز قضا کرادی ,مولانا نے کہا نہیں سچ تو یہ ہے کہ سرکار نے وہاں پہونچکر (اقامت) تکبیر پڑھی ہے اور میں نے نماز پڑھائی ہے اور میں نے دیکھا کہ سرکار کے ساتھ آپ بھی نماز میں شریک تھے یعنی آپ دونوں حضرات نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے اسی دن سے مولانا بھی حضرت کے عقیدتمندوں میں شامل ہو گئے۔

{نظر ولایت}

حضور خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ ارحمہ اپنے مرید وخلیفہ صوفی شہادت حسین صاحب قبلہ کو لیکر اپنے پیرو مرشد خواجہ محمد حسن سلطان الا ولیاء علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے خواجہ حسن سرکار نے نظر ولایت صوفی شہادت حسین قبلہ پر ڈالی تو انہوں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پاک کا غسل دے رہے ہیں, ہر وقت وہ پانی بھر کر نیچے ڈالا کرتے اگر کوئی پوچھتا کیا کر رہے تو جواب دیتے کہ میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پاک کا غسل کرا رہا ہوں ,بھینسوڑی شریف سے واپسی کے بعد بھی ان کا یہی مشغلہ بنا رہا,آخر کار شہاور شریف پہونچنے پر جب ان کی والدہ نے یہ ماجرا دیکھا,تو صوفی

شہادت حسین صاحب قبلہ کو حضور خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ مقدس میں لیکر حاضر ہوئیں ,اور عرض کیا کہ حضور یہ بچہ آپ کے ساتھ خواجہ حسن سرکار کی بارگاہ میں گیا تھا تو ٹھیک تھا مگر واپس آنے کے بعد یہ پاگل پن کی حرکتیں کرتا ہے دادا حضور قبلۂ عالم خواجہ عظمت میاںؒ نے ان کو ایک نظر دیکھا اور فرمایا چل بھیسوڑی شریف چلیں گے آپ شہادت حسین صاحب قبلہ کو لیکر دوبارہ خواجہ حسن سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا سرکار یہ شہادت حسین کو آپ نے کیا کر دیا خواجہ حسن میاں علیہ الرحمہ نے صوفی شہادت حسین صاحب قبلہ پر ایک نظر ولایت ڈالی اور خواجہ عظمت میاں میرا سرمہ اس کے آنکھ میں لگا دو انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا سرمہ لگاتے ہی ان کی ساری بے خودی زائل ہوگئی خواجہ عظمت میاں سرکار کے وصال کے بعد ان کو پھر اس دولت عظمیٰ سے مالا مال کر دیا گیا۔

{قوال}

جب آپ آخری وقت علی گڑھ میں تشریف لائے تو آپ کا ایک قوال سلیم علی گڑھی تھا آپ نے علی گڑھ سے روانگی کے وقت قوال سے فرمایا کہ اب تو میرے عرس میں آنا اگر آنے کے لئے پیسے نہ ہوں تو باجا بیچ کر آنا مگر آنا ضرور ,آخر کار چند ہی دنوں میں آپ کا وصال ہوا اور عرس مقدس منعقد ہوا مگر قوال بدنصیبی سے عرس مبارک میں حاضر

نہ ہوسکا اس کے بعد وہ قوال اور اس کے ساتھی تباہ و برباد ہو گئے, یہ اس کی بدنصیبی تھی کی حکم ولی کو ٹال کر مصیبت خرید لی, اگر وہ آپ کی بات کو سمجھتا اور سہاور شریف عرس مبارک کے موقع پر حاضری دیتا تو نگاہ خواجہ عظمت اللہ علیہ الرحمہ سے دین و دنیا کی دولت سے مالا مال ہو جاتا اور غلامان عظمتی فخر سے اسے اپنی محفل میں بلاتے کہ یہ میرے مرشد کی بارگاہ کا قوال ہے (مئولف) اللہ ہم کو ایسی بدنصیبی سے بچائے۔ آمین

{خواجۂ ہند کا لنگر}

خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ نے سہاور شریف میں رجب المرجب کی چھ تاریخ کو سلطان الہند خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ کے نام کا لنگر و فاتحہ خوانی کا پروگرام کیا, جس میں سہاور شریف, علی گڑھ اور دیگر مقام کے مریدین کو حاضری کی سعادت نصیب ہوئی بعدہٗ فاتحہ خوانی لنگر تقسیم کیا گیا, لوگوں نے شکم سیر ہو کر لنگر کا کھانا کھایا, سب لوگ اجازت لے لیکر رخصت ہونے لگے علی گڑھ کے مریدین بھی اجازت لیکر چلے تھے کہ آپ نے ان میں سے تین لوگوں کو بلا کر فرمایا, تم لوگ بغیر ٹکٹ کیوں جانا چاہتے ہو مجھے معلوم ہے تمہارے پاس پیسے نہیں ہیں ادھر آؤ میں ٹکٹ کے پیسے دیتا ہوں آپ ان تینوں لوگوں کو پندرہ پندرہ روپئے دیکر رخصت کئے یہ تھی حکومت روحانی اور روشن ضمیری کی مریدین کے حالات سے باخبر ہو کر ان کی رہنمائی اور امداد بھی فرماتے ہیں۔

125

{پیرومرشد کی آمد}

حضرت حواجہ عظمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے چادر سے چہرۂ انور بھی ڈھکا ہوا تھا کہ آپ کے پیرومرشد خواجہ حسن سرکار قدس سرہٗ تشریف لائے اور آپ کی چارپائی پر خاموش ہوکر بیٹھ گئے, جب آپنے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹایا تو یہ منظر دیکھ کر بےخود ہوگئے کہ پیرومرشد بغیر اطلاع کے کیسے تشریف لائے اور ہمیں خبر بھی نہیں ہوئی آپ نے بڑھکر قدمبوسی کی اور عرض کیا حضور بغیر اطلاع کیسے تشریف لانا ہوا, آپ (خواجہ حسن سرکار) نے فرمایا بیٹے فلاں گاؤں میں کچھ لوگوں کو سلسلہ میں داخل کرنا تھا (یعنی مرید کرنا تھا اس لئے یہاں بھی آگئے کہ تم سے ملاقات ہوجائے گی, حضرت خواجہ عظمت میاں نے عرض کیا حضور یہ علاقہ تو آپنے مجھے عطا فرمایا تھا کچھ ہی دنوں بعد سیلاب آیا اور وہ گاؤں بہ گیا اب اس گاؤں کا نام ونشان بھی نہیں۔

{تصویر نہیں آئی}

ایک بار آپ کے ایک مرید جناب اظہر علی بیگ صاحب (جو کہ عظمت اللہ شاہ روڈ جیون گڑھ علیگڑھ کے رہنے والے تھے) کے گھر پر دعوت تھی بیگ صاحب نے

حضرت کے ساتھ کچھ مریدوں کو بھی دعوت دیا تھا اور ساتھ میں فوٹو کھینچنے والے کو بھی بلایا تھا, کھانا کھانے کے بعد جب تصویر نکالنے کا نمبر آیا تو حضرت کو کرسی پر بٹھایا اور باقی لوگ کرسی کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور تصویر نکالی گئی, مگر جب تصویر نکالنے والے نے تصویر لا کر دیا تو سب لوگوں کی تصویریں تھیں مگر دادا حضور (خواجہ عظمت میاں) کرسی کے ساتھ غائب تھے سب لوگ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے پوری حیات طیبہ میں آپنے کبھی تصویر نہیں بنوائی البتہ جب حج کو جانا ہوا تو ایک تصویر آپ نے بنوائی تھی وہی ہے۔

{ٹی بی سے شفاء}

خواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ صوفی حولدار خاں صاحب قبلہ کو ٹی بی کی بیماری تھی بہت پریشان تھے ان کو اکثر پلٹیاں (قے) ہوا کرتی تھیں تمام علاج کرایا, جب آرام نہیں ہوا تو خواجہ عظمت میاں قدس سرہٗ خود اپنے مرید کو لیکر علی گڑھ آئے علیگڑھ میڈیکل کالج میں ڈاکٹر سمیع حمید تھے، ان کی اس وقت بڑی شہرت وعزت تھی, تمام مریضوں کو شفاء بھی ملتا تھا, ڈاکٹر سمیع حمید یہ شہرت اور عزت دیکھ کر بڑا مغرور ہو گیا تھا, خواجہ عظمت میاں سرکار اپنے مرید کا علاج ڈاکٹر سمیع حمید سے کرانا چاہتے تھے آپ گاڑی سے اس ڈاکٹر کے گھر پہونچے آپ کے بلانے پر وہ ڈاکٹر گھر سے باہر نہیں نکلا

آپ کو اس کی اس بیہودہ حرکت پر جلال آ گیا آپ نے مریض کو واپس لا کر میرے مرشد عالی وقار حضور نور العارفین خواجہ ارشد میاں صاحب قبلہ سے فرمایا بیٹے اس کو تو دوا دے یہ ٹھیک ہو جائے گا, اور ایک دن آئے گا کہ سمیع حمید جیسے ڈاکٹر اور بڑے بڑے انجینیر تیرے قدموں میں پڑے ہوں گے, آپنے صوفی حولدار صاحب کا علاج مرشد کے حکم سے کیا اللہ کے فضل و کرم اور مرشد کی نظر عنایت سے شفایات ہو گئے, خواجہ عظمت میاں کی پیشن گوئی کچھ ہی دنوں میں سامنے آئی, لوگوں نے دیکھا کہ مرشد گرامی خواجہ ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ کی بارگاہ میں بڑے بڑے ڈاکٹر، پروفیسر, ایم پی، ایم ایل اے, انجینیر, جج وغیرہ، دیگر افسران, علماء و مشائخ حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی فیضیاب ہوتے رہیں گے۔

ایسے ہی پیر روشن ضمیر حضور نور العارفین خواجہ ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی کا ایک ادنیٰ غلام یہ مئولف احقر محمد عمر ارشدی ہے مجھ حقیر فقیر کو اس مرشد برحق پر ناز ہے, اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے رب نے ایسے پیر کامل کے دامن کرم میں پناہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔

{آگ کا بجھنا}

ایک بار آپ قصبہ بلرام ضلع ایٹہ قاضی عبدالغفار صاحب کے گھر تشریف فرما تھے

,اتنے میں آپ کا چہرہ انور پر پریشانی کے آثار ظاہر ہوئے آپ نے فرمایا بیٹا عبدالغفار وہ سامنے کنکریاں پڑی ہیں اُٹھا کر لاؤ,وہ کنکریاں اٹھا کر لائے,حضرت نے ان کنکریوں پر کچھ پڑھ پڑھ کر دم کیا اور ایک ایک کنکری زمین پر پھینکتے رہے اس کے بعد آپ خود زمین پر لوٹنے لگے,قاضی عبدالغفار صاحب قبلہ نے عرض کیا حضور آپ یہ کیا کر رہے ہیں ,آپ نے فرمایا بیٹے تمہیں معلوم نہیں , ہمارے مرید (صوفی ببا صاحب قریشی) کے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے جو سہاور شریف کا رہنے والا ہے اسی آگ کو بجھا رہا ہوں ,کچھ ہی دیر میں ایک شخص پریشان حال حاضر ہوا,حضرت قبلہ کے قدموں سے لپٹ گئے ,اور عرض کیا حضور میرے بھائی صوفی ببّا صاحب کے گھر آگ لگی تھی اور وہ آپ کو تڑپ تڑپ کر پکار رہے تھے ,آپ کا کرم کچھ ایسا ہوا کہ ان کا کچھ نقصان نہیں ہوا اور آگ بجھ گئی , بعد میں حضرت صوفی ببّا صاحب قریشی عظمتی بھی حاضر ہو کر قدمبوس ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا,آپ کی یہ کرامت دور دور تک پھیل گئی۔

{ایک عظیم بشارت}

حضرت صوفی محمد نصیر صاحب قبلہ عظمتی علی گڑھی فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے مرشد خواجہ عظمت میاں سرکار کا وصال ظاہری سے ایک ماہ قبل بشارت ہوئی ,میں نے عالم خواب میں دیکھا کہ مرشد پاک کا وصال ہو گیا ہے اور جنازہ مبارک تیار رکھا ہے اور آپ

کے خلیفہ صوفی جبار حسن عظمتی صاحب قبلہ بیٹھ کر رو رہے ہیں خواجہ عظمت میاں سرکار خود بھی اس محفل میں تشریف فرما ہیں ,(یعنی ایک طرف آپ کا جنازہ شریف اور دوسری طرف آپ بذات خود اپنے خلیفہ جبار حسین صاحب کے پاس تشریف فرما تھے) صوفی نصیر صاحب قبلہ نے فرمایا کہ اس خواب افسردہ کو دیکھ کر میرا دل بے قرار ہو گیا, ایک ماہ گزرتے ہی آپ اس دنیائے فانی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے کوچ فرما گئے۔

{اعلان سجادگی}

آپ نے زندگی کے آخری دور میں اپنے ہمشیر زادہ اشرف العارفین خواجہ صوفی رشید اللہ شاہ المعروف بابو میاں صاحب قبلہ کو اپنا مرید کیا اور خرقہ خلافت عطا فرما کر سجادہ نشینی کا اعلان فرمایا اور تمام مریدین وخلفاء کو خوشخبری سنائی کہ میرے بعد تم لوگ اس میرے ولی عہد کی پیروی کرنا اور ان کو میری جگہ سمجھنا۔

{علی گڑھ کا آخری سفر}

حضور نور العارفین ارشد الاولیاء سرکار کلاں ابو عبد اللہ خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی گڑھی فرماتے ہیں کہ جب آخر وقت میں حضرت علی گڑھ

تشریف لائے تمام لوگوں کو فیض ظاہری و باطنی سے سرفراز فرمایا اور جب علی گڑھ سے رخصت ہونے لگے تو میں نے عرض کیا حضور اب کب تشریف لائیں گے, آپنے فرمایا بیٹا اب تم آنا, دوبارہ میں نے عرض کیا حضور اب کب تشریف لائیں گے, آپ نے فرمایا بیٹا اب تم آنا, میں نے تیسری بار عرض کیا, پھر بھی حضور بتادیں اب کب تشریف لائیں گے, آپ نے جلال میں آکر فرمایا, میں نے کہدیا کہ اب تم لوگ آنا, مئولف کے پیرومرشد خواجہ ارشد میاں صاحب قبلہ فرماتے ہیں تیسری بار کا وہی جواب سن کر میں خاموش رہا, مگر مجھے یقین ہو چکا تھا کہ مطلب کچھ اور ہے، حضرت علی گڑھ سے سہاور شریف پہونچے اور اپنے قیام گاہ سے سجادہ نشین اور دیگر خلفائے کرام کو لیکر خانقاہ پہونچے اور فرمایا مجھے اس مقام پر دفن کرنا (جس جگہ آج مزار پاک ہے) اس کے بعد آپ قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

{وصال شریف}

شمس العارفین سراج السالکین قطب الاولیاء سلطان المشائخ محبوب رحمانی قطب سہاور شہنشاہ طریقت برہان الواصلین مجمع البحرین عارف باللہ صوفیائے کبیر وحید العصر فخر الاماثل سلطان الذاکرین اشرف الاولیاء خواجہ عظمت میاں جس رات افق عالم

سے روپوش ہوئے وہ شب کتنی غمزدہ شب تھی روز چہارشنبہ ۱۹/جمادی الآخر ۱۴۰۳ھ 125
مطابق ۱۴/اپریل ۱۹۸۳ء میں عشق رب تعالیٰ جل شانہٗ وعشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق تھے مریدوں کا مجمع لگا ہوا تھا ہر عقیدتمند چشم نم حضور کے نورانی چہرہ کی زیارت کرنے اور فیض حاصل کرنے میں مشغول تھا اتنے میں روح پاک کفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

☆قطعۂ تاریخ☆ ۱۴۰۳ھ ☆فنافی اللہ عبدشد خلیل اللہ☆

{تغسیل وتکفین}

حضور خواجہ عظمت میاں قدس سرہٗ کی وفات اہل سہاور واہل سلسلہ کیلئے ایک عظیم سانحہ تھی, تغسیل وتکفین میں خاندان عالی شان کے ارکان کے سوا خواجہ صوفی رشید اللہ شاہ عرف بابو میاں سجادہ نشین اور مرشد برحق خواجہ محمد ارشد میاں صاحب قبلہ ودیگر مریدین ومحبین وخلفائے کرام ودیگر مشائخ عظام علمائے کرام واولیائے کاملین حاضر تھے, نماز جنازہ ایٹہ روڈ مزار شریف کے سامنے مین روڈ پر ہوئی, نماز جنازہ کی امامت خواجہ حسن سرکار کے کسی خلیفہ نے پڑھائی, ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق درجوق نماز جنازہ میں شامل ہوئے, اس کے بعد جنازہ شریف آخری مقام کے لئے اٹھا ہزارہا مریدین متوسلین اور وابستگان دامنِ دولت عشاق پیچھے پیچھے تھے ہزاروں کا جم غفیر تھا, عاشقوں کے چہروں پر آنکھوں کے آنسوؤں کا نہ تھمنے والا آبشار جاری تھا, رونق چمن کے چلے جانے

کے باعث خزاں کے دور دورہ کا سماں تھا, بے قراریاں تھیں, بیتابیاں تھیں, عجب منظر تھا جو بیان سے باہر ہے۔

{تدفین}

ارکان خاندان, اکابر مشائخ وعلماء روزگار, اولیائے پروردگار, اور پاک نہادوں کا مجمع حضور کے تابوت شریف کو سروں اور کاندھوں پر لئے آخری سفر اور آخری آرام گاہ کی طرف لیکر رواں دواں تھا, جیسے جیسے قبر شریف کی جگہ قریب ہوتی جاتی تھی عاشقوں کی تڑپ اتنی ہی بڑھتی جاتی تھی لوگ بے آب ماہی کی طرح تڑپ رہے تھے, مقام قبر پر آکر عاشقوں نے لرزتے ہاتھوں سے ودیعت الٰہی کو سپرد قبر کیا, آخری دیدار سے غم ناک آنکھوں کو مشرف کیا, اس کے بعد قبر مبارک پاٹ دی گئی, حضور خواجہ مخلص الرحمٰن جہانگیر وخواجہ محمد حسن شاہ جہانگیری اجمعین کے قدم بقدم رشد و ہدایت کی زندگی گزارنے والی اس قدسی منزلت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ کا چمکتا دمکتا آفتاب نگاہ عالم سے روپوش ہوکر انوار و برکات اور تجلیات و فیوضات سے اہل قلب کے قلوب کو منور و مجلیٰ فرما رہا ہے, تدفین کے بعد مرقد منور پر فاتحہ خوانی و شجرہ خوانی اور گل باری کی گئی۔

قلندر وقت شمس عارف یکتا　　شاہ خواجہ عظمت اہلِ ولا

بہ نہم ودہ ماہ جمادی الاخریٰ　　زیں جہاں رفت سوئے جناں

125

{حلیہ وشمائل اور مکارم اخلاق}

حضور خواجہ صوفی عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمہ کا قد مبارک اوسط تھا پیشانی مبارک بڑی اور منور نھی داڑھی مبارک گول اور لمبی گھنی تھی چہرہ گندمی ناک کھڑی ※ آنکھیں بڑی اور پر جذب تھیں ,ہونٹ موٹے تھے آپ مسکراتے تو اوپر کے ہونٹ گول ہو جاتے لمبا کرتا اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق گٹے سے اوپر لنگی استعمال فرماتے ,سر پر ابوالعلائی جہانگیری تاج (ٹوپی) اور صدری زیب تن فرماتے عصا مبارک ساتھ میں ہوتا کپڑا صاف ستھرا استعمال فرماتے اس سے طبیعت کی نفاست کا حال معلوم ہوتا تھا ※ سخاوت اور کرم نوازی عادت میں داخل تھی آپ کی عادت نفاست کریمانہ اور آپ کے اطوار و حالات سے علماء حقانی اور شرفائے ربانی کی شان نمایاں تھی ,ظاہر شریعت مطہرہ سے کمال درجہ آراستہ اور باطن انوار اسرار ربانی سے درخشاں تھا کمالات ظاہری و باطنی کے اس مقام پر فائز تھے خلوص اور صفائی باطن کا عام شہرہ تھا آپ کی زندگی میں روحانی و احسانی انوار و حکمت اور دانش و فراست مومنانہ کی جلوہ آرائی کی گہما گہمی تھی بندوں کے درمیان خداوند قدوس کی عظمت شان کی خاص نشانی تھی۔

{عوام کی گرویدگی مریدین وخلفاء}

حضور شمس العارفین کی ذات مبارک شریعت وطریقت کا سنگم تھی, ہر استعداد کے طالب آپ سر چشم باطنی سے سیر الی اللہ حاصل کرتے تھے قبول عام اور مرجع انام ذات گرامی تھی علوم وفنون کے ماہرین دین وشریعت کے مسلم پیشوا پروانوں کی طرح امنڈ کر آتے اور فیض معرفت سے حصہ پاتے اور قرب وصول کی نعمت سے سرفراز ہوتے مسند علمی کے تاجوروں کی گرویدگی کا عجب حال تھا جس نے بھی آپ کا دامن کرم تھاما ایک جہاں کے لئے سایہ شجر رحمت بن گیا حضور کے حلقہ ارادت میں بے شمار لوگ متعدد مقام سے چل کر داخل ہوئے شریعت مطہرہ کے علمبرداروں اور تقویٰ وطہارت کے پیکروں کا اصلاح نفس اور تجلیہ باطن کے لئے حاضری ایک غیر معمولی معاملہ تھا۔

{محفل سماع ووجد}

حضور شمس العارفین خواجہ عظمت اللہ شاہ کو محفل سماع سے بہت رغبت تھی آپ سماع بڑے ذوق وشوق سے سنتے تھے, جب آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوتی تو آپ مسند سے اٹھ کر کھڑے ہوجاتے حضور سلسلہ قادریہ چشتیہ اور ابوالعلائیہ جہانگیریہ کے پروردہ اور نظر کردہ اور حضرت چشت اہل بہشت کی باطنی نسبت سے بھرپور فیضیاب تھے مشائخ چشت کے عرسوں میں ضرور حاضر ہوتے اور سماع قوالی کی مجلسوں میں شرکت

فرماتے اور اپنی خانقاہ معلیٰ میں سماع محفل برپا کرتے حضور کے قوال حضور کی خواہش کے مطابق اپنا اپنا کلام پیش کرتے جیسا کہ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کے سامنے جب قوال آتے تو ان پر نظر پڑتے ہی حضور سلطان امشائخ رونے لگتے تھے مریدین نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ قوال محبوب کے پیغام گزار ہیں قاصد کے دیکھنے سے گریہ آجاتا ہے سماع اسرار الٰہی سے اک نور ہے انوار نامتناہی سے کون سعادت مند ایسا ہوگا جس کا دل سماع کے خورشید کا مطلع بنے اور جس کی جان سے سماع کا ستارہ ناپید طلوع ہو، عالم جاں راز اور عارف کرام راز کو سماع سننا چاہیئے کیوں کہ یہ ایک امر خفی ہے ایک نور جلی ہے اور ایک بھید ہے جس سے اہل تحقیق راسخ العقیدہ اہل اللہ واصلین اور عارفین ہی آگاہ ہوتے ہیں ان کو ابتداء میں ذوق ملتا ہے اور انتہا میں اس کا وصال منکرین سماع کے مقابل میں ہما را آخری جواب ہے کہ سماع ہمارے پیروں کی سنت ہے اور ہم سنتے ہیں تم کو انکار ہے تو تم مت سنو۔

{تعمیر مزار شریف }

حضور خواجہ سیدنا حاج الحرمین شریفین حافظ وقاری صوفی محمد عظمت اللہ شاہ قدس سرہٗ کے عرس چہلم سے قبل مزار مبارک کی تعمیر ہو رہی تھی تعمیر کردہ مزار شب و روز تیاری میں مشغول تھے کہ ایک شب قبل نماز فجر ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا کام جلدی ختم

کرو تمہیں معلوم نہیں آج میرا عرس چہلم ہے یہ آواز سن کر ان مزدوروں نے اپنے ہاتھ کی آنکھوں سے دیکھا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کے مرقد مبارک کی تعمیر کی جارہی ہے یہ کیفیت دیکھ کر ایک شخص کو ہیبت طاری ہوئی اور گر کر واصل بحق ہو گیا۔

اور دوسرے نے حضور کو کیف وسرور اور جلال کے ساتھ دیکھا اور بے ہوش ہو گیا بعدہٗ ہوش میں آنے کے کچھ دنوں تک بیمار رہا پھر شفایاب ہوا حضور والا اپنے مریدین متوسلین پر ہمیشہ نظر شفقت فرماتے تھے مگر جب آپ کو جلال آتا تو مریدین کہ مجال نہیں کہ گفتگو کریں یا عرضی پیش کر سکیں۔

{بارش کا کچھ اثر نہ ہوا}

حضرت خواجہ عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہ کے عرس شریف کے موقع پر راقم الحروف صوفی محمد عمر ارشدی اور میرے مرشد برحق حضور نور العارفین خواجہ صوفی ڈاکٹر ارشد میاں صاحب قبلہ علی گڑھی ,اور دیگر محبان عظمتی ومعتقدین متوصلین خلفائے کرام اور دور دراز کے آئے ہوئے صوفیاء کرام حاضر تھے ,صبح گیارہ بج کر بیس منٹ پر قل شریف کی محفل گرم تھی ,مسندِ سجادگی پر حضور اشرف العارفین خواجہ صوفی رشید اللہ شاہ عرف بابو میاں صاحب قبلہ سجادہ نشین درگاہِ معلیٰ جلوہ افروز تھے ,حاضرین مجلس حضور صاحبِ سجادہ کے نورانی چہرۂ مبارک کی زیارت سے مستفیض ہو رہے تھے ,خلفائے عظمتی حلقۂ

ذکر شجرہ خوانی اور فاتحہ خوانی میں مشغول تھے محبین عظمتی کی ایک بڑی جماعت حاضر تھی اتنے میں زبردست موسلا دھار بارش ہونے لگی لوگ بہت پریشان ہوئے مگر خواجہ عظمت میاں کے عاشقوں کے قلوب میں عشق کی آگ تیزی سے بڑھتی جارہی تھی آخرکار خواجہ عظمت میاں سرکار نے غلاموں پر احسان فرمایا کہ موسلا دھار بارش ہونے پر پنڈال سے باہر تمام پانی بہنے لگا مگر پنڈال پر پانی و بارش کا کوئی اثر نہ ہوا اور عاضرین عشق ومحبت کے ساتھ ذکر و فاتحہ میں مشغول رہے قل شریف کے بعد تمام حاضرین دادا حضور قبلۂ عالم شمس العارفین کے مزار مقدس پر حاضر ہوکر فیضیاب ہوئے, یہ ہے میرے دادا حضور خواجہ عظمت میاں سرکار کی شان کی زمین کے اوپر یعنی حیات طیبہ میں بھی حکومت کرتے اور لوگوں کو فیضیاب کرتے تھے اور دنیائے فانی سے رخصت ہونے کے بعد بھی حکومت ان ہی کی ہے اور زمانہ فیضیاب ہو رہا ہے, آپ نے بے شمار لوگوں کو حلقۂ ارادت میں داخل فرمایا تھا اور پچاس سے زائد لوگوں کو بلند مقام پر پہونچا کر خلافت و اجازت سے بھی سرفراز فرمایا, جو کہ آج متعدد جگہوں پر سلسلے کی اشاعت میں مشغول ہیں۔

☆از, محمد عمر ارشدی اشرفی غفرلہ☆

{تعارف سلسلۂ جہانگیریہ }

سلسلہ جہانگیریہ☆ قادریہ, چشتیہ, نقش بندیہ, سہروردیہ, سلسلہ صابریہ 125 فردوسیہ, رزاقیہ, قلندریہ، کی شاخ ہے۔

سلسلہ قادریہ ,سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ,سلسلہ چشتیہ, خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے آغاز ہوا مگر شہرت خواجہ غریب نواز سے حاصل ہوئی ,سلسلہ نقش بندیہ, خواجہ بہاء الدین نقش بند قدس سرہٗ سے ,سلسلہ سہروردیہ, خواجہ ابو نجیب سہروردی قدس سرہ سے آغاز ہوا اور شہرت خواجہ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ سے ملی ,سلسلہ صابریہ, مخدوم سید علاء الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہٗ سے ,سلسلہ فردوسیہ, سلسلہ سہروردیکی شاخ ہے سلسلہ فردوسیکا آغاز خواجہ بدرالدین فردوسی قدس سرہٗ سے ہوا

مگر شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس سرہٗ سے شہرت ملی ,سلسلہ رزّاقیہ, حضرت سید عبد الرزاق بانسوی سے ,سلسلہ قلندریہ, خواجہ سید نجم الدین قلندر سے , ان تمام سلاسل کا مجموعہ ہے سلسلہ جہانگیریہ جو کہ حضور شیخ العارفین خواجہ سید مخلص الرحمٰن جہانگیر شاہ قدس سرہٗ سے منسوب ہے آپ کو آپ کے مرشد نے جہانگیر شاہ، کا خطاب عطا فرمایا تھا، اس لئے جہانگیریہ سلسلہ مشہور ہوا۔

{شجرہ سلسلہ، عالیہ قادریہ، چشتیہ، ابوالعلائیہ، جہانگیریہ} 125

حضور شمس العارفین خواجہ صوفی الحاج الحافظ وقاری محمد عظمت اللہ شاہ قلندر حسنی قدس سرہ

حضور سلطا ن الاولیاء خواجہ صوفی محمد حسن شاہ جہانگیری قدس سرہ

حضور سلطان العارفین خواجہ صوفی محمد عنایت حسن شاہ قدس سرہٗ

حضور قطب العارفین خواجہ صوفی الشاہ محمد نبی رضا خانصاحب اسد جہانگیر قدس سرہ

حضور فخر العارفین حضرت خواجہ صوفی علامہ سید عبد الحئ ثانی جہانگیر قدس سرہ

حضور شیخ العارفین حضرت خواجہ علامہ سید مخلص الرحمٰن شاہ جہانگیر قدس سرہ

حضور سید المشائخ حضرت خواجہ سید امداد علی شاہ قادری ابوالعلائی بھاگلپوری قدس سرہ

حضرت خواجہ سیدنا محمد مہدی الفاروقی القادری قدس سرہ

حضرت مخدوم سید مظہر حسین شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ

حضرت مخدوم سیدنا شاہ حسن علی دوست الملقب فرحت اللہ شاہ قدس سرہ

وصال ۹ رشعبان المعظم ۱۳۲۶ھ چھپرہ شریف، بہار

حضرت مخدوم علامہ سید حسن علی شاہ قدس سرہ

حضرت مخدوم سید محمد منعم پاکباز قدس سرہ

حضرت سیدنا خواجہ میر اسد اللہ شاہ فرہادی قدس سرہ

حضرت خواجہ سیدنا شاہ مرزا فرہاد صاحب ابوالعلائی قدس سرہ

حضرت خواجہ سیدنا دوست محمد شاہ خلیفۂ خواجہ ابوالعلاء قدس سرہ 125

حضور سلطان الواصلین حضرت خواجہ سیدنا سرکار امیر ابوالعلاء سرتاج آگرہ قدس سرہ وصال ۹ رصفر المظفر بروز سہ شنبہ سنہ ۱۰۶۱ھ سنہ ۱۶۵۰ء بعد نماز فجر بمقام آگرہ شریف یوپی

عظمتِ شیخ کے جاننے والے

حضور فخر العارفین نے ارشاد فرمایا تم لوگ پیر و مرشد کی حقیقت کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہو، حضرت خواجہ اویس قرنی قدس سرہٗ ,حضرت مولانا روم قدس سرہٗ ,حضرت خواجہ امیر خسرو قدس سرہٗ یہ حضرات تھے جنہوں نے عظمتِ شیخ کو جانا اور سمجھا تھا۔

ہوں اویس قرنی و یا خسروِ مولائے روم جانتے یہ لوگ تھے بے شبہ عظمت پیر کی

فرمایا جس کو پیر و مرشد مل گئے اسے دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

(سیرتِ فخر العارفین)

عرفانِ خدا کے بعد عرفانِ شیخ

فرمایا جب ہم نے اپنے پیرومرشد کا چہرہ دیکھ لیا تو ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں رہی ,فرمایا خدا کو پہچان کر پھر پیر کو پہچاننا ہوتا ہے , یہ سیر من اللہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے , یعنی جب سالک سیر الی اللہ ,سیر فی اللہ طے کر کے واصل بالحق ہوا، اس وقت کامل طریقہ سے اس کو حقیقتِ شیخ کا انکشاف ہوتا ہے۔

در بشر روپوش گشت است آفتاب فہم کن واللہ اعلم بالصواب

(سیرتِ فخر العارفین، از سید سکندر شاہ بنارسی)

تعظیم پسندی سے خبردار

فرمایا تم لوگوں نے شیر کی تصویر دیکھی ہے شیر کے قہر وجلال کی حقیقت کو نہیں دیکھا ہے ,اس لئے شیر کا ڈر اور خوف نہیں ہے ,یعنی اولیاء اللہ کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہو، ہمیں تو بہت ڈر لگتا ہے کہ جب تم اپنے پیر کی خدمت میں بے ادبی کرو گے ,تو یہ دیکھ کر تمہارے مرید تمہارے ساتھ ایسا ہی کریں گے ,تم لوگوں نے سمجھا ہے کہ چلو بارگاہِ پیر میں جائیں اور خوب شور وغل مچائیں اور خوب مجلس کریں کیا یہ ہی فقیری ہے , یاد رکھنا کہ پیرانِ طریقت کے ساتھ بے ادبی کرنے سے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔ (سیرتِ فخر العارفین)

125

احترامِ سادات ومشائخ

فرمایا یاد رکھنا ہم سادات ومشائخ کی بہت حرمت وتعظیم کرتے ہیں, ہمیں تم سے محبت ہے اس لئے کہے دیتے ہیں کہ مشائخ کی عزت وتکریم کرنا خواہ کوئی ہو، اور کیسا ہی ہو، ایک بزرگ عبدالغفور صاحب یوسف پوری مرتاض آدمی تھے, اور مردم شناس تھے, ایک مرتبہ ہم ان سے طریقت کا ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے گئے, مگر ان کی تقریر سن کر طبیعت منقبض ہوگئی, اور بغیر پوچھے چلے آئے, ہماری نسبت جب انہیں معلوم ہوا, کہ ہم ابوالعلائی جہانگیری ہیں, تو انہوں نے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا, وہ خود آنا چاہتے تھے, مگر چونکہ وہ سن رسیدہ آدمی تھے, ہم نے کہلا بھیجا کہ آنے میں آپ کو تکلیف ہوگی, ہم خود آپ کے پاس آئیں گے, چنانچہ ہم خود ہی ان کے پاس گئے, ملاقات ہوئی تو وہ ہمیں بہت دیر تک دیکھتے رہے اور کہا کہ تمہاری روح پر تمہارے شیخ کی روح حاوی ہے, جو کچھ تم سے ظاہر ہورہا ہے, یہ تمہارے پیر کا تصرف ہے, حضرت قبلہ نے فرمایا فی الحقیقت ہم کیا ہیں اور ہم کیا کرسکتے ہیں کیا عبادت اور کیا ریاضت محض ہمارے مرشد پاک کا کرم ہے۔(سیرت فخر العارفین)

شریعت وطریقت

فرماتے ہیں ,شریعت مثل دودھ کے ہے اور طریقت مثل دہی کے ہے ,اور معرفت مثل مٹھا، اور حقیقت مثل گھی ,جس طرح ,دہی، مٹھا، گھی کا وجود دودھ سے ہے ,اسی طرح طریقت، معرفت، حقیقت کا وجود شریعت سے ہے، جس طرح اگر دودھ نہ ہو تو دہی، مٹھا، گھی، نہیں بنا سکتے ،اسی طرح اگر شریعت نہ ہو تو طریقت ,معرفت ,اور حقیقت کہاں سے ہوگا، کیوں کہ آغاز شریعت اور انتہا حقیقت ہے، اسی لئے بزرگانِ دین نے فرمایا، کہ جب بندہ شریعت کی انتہا پر پہونچتا ہے تو طریقت کی ابتداء ہوتی ہے ,اور جب طریقت کی انتہا ہوتی ہے تو معرفت کی ابتداء ہوتی ہے ,اور معرفت کی انتہا ہوتی ہے تو حقیقت کی ابتداء ہوتی ہے ,یہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی کہ جس طرح بغیر دودھ کے دہی، مٹھا، گھی بنانا ناممکن ہے ,اسی طرح بغیر شریعت کے طریقت، معرفت، اور حقیقت تک پہونچنا ناممکن ہے۔

جس نے شریعت کی پابندی کی اور پیرومرشد سے لو لگایا، پیرومرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کی وہ کامیاب ہوگیا۔ (بقول حضور نور العارفین)

مرشد سے وابستگی

ارشاد فرماتے ہیں ,جب کوئی شخص پیر کامل کے دامن سے وابستہ (مرید) ہوا تو

سمجھئے کہ اس نے لائٹ کا کنکشن لے لیا، کرنٹ آنے لگا، اب اس میں بلب لگا کر روشنی کرنے کی ضرورت ہے ,مرید کو چاہئے کہ اپنے علم وعمل عبادت وریاضت ,زہدوتقویٰ , طہارت و پرہیزگاری ,وعشقِ مرشد سے اپنے باطن میں روشنی پیدا کرے ,یعنی لائٹ جلانے کی کوشش کرے، اب آپ کو سمجھنا چاہئے کہ جس طرح ہم عبادت وریاضت تقویٰ و پرہیزگاری اور پیرومرشد سے عشق ومحبت کریں گے ,اسی طرح ہمارا باطن روشن ہوگا۔(بقول حضورنورالعارفین)

مومن مرکز انوارالٰہی

فرماتے ہیں: قلبِ مومن مرکزِ انوارِالٰہی ہے ,اور ذاتِ مومن مظہرِ صفاتِ الٰہی ,رحمتِ خداوندی جب کسی کی طرف متوجہ ہوتی ہے ,تو تذکیہ نفس اور تجلّیۂ قلب کے لئے ہزار راستے پیدا ہو جاتے ہیں، مردِ کامل کی نظر بھی ابرِ رحمت کی ایک خاص نشانی ہے , رحمت کی یہ گھٹا جس سمت سے گزرتی ہے ,برستی ضرور ہے ,اور پھر ایک ادنیٰ سا انسان پلک جھپکتے ہی کیا کیا اعلیٰ مدارج طے کر لیتا ہے۔(نگارِ یزداں)

125

{منقبت}

میرے عظمت کرم پہ کرم کیجئے
یوں نہ رسمِ ملاقات کم کیجئے

ناتواں ہوں کہ بے بس ہوں لاچار ہوں
مجھ پہ لطف و کرم محترم کیجئے

ساقئ میکدائے حسن آپ ہیں
تشنگی جامِ وحدت سے کم کیجئے

میری آنکھوں سے برسات ہونے لگے
وہ مسرت عطا اے صنم کیجئے

جس کی چاہت ہو دو اس کو جاہ وحشم
میرے حصے میں بس اپنا غم کیجئے

آپ کا قرب ارشدؔ کو درکار ہے
پھر کرم کیجئے یا ستم کیجئے

(از قلم حضور نور العارفین خواجہ ارشدؔ میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہٗ)

125

{قصیدہ}

آپ محبوب خیر الانام یا خواجہ عظمت میاں
عرض کرتا گدا سلام یا خواجہ عظمت میاں
بحقِ شہ دو عالم مدد کیجئے میری
دیجئے لزتِ الہام یا خواجہ عظمت میاں
پئے امامِ حسن ابن علی و شہید کربلا
مٹ جائیں میرے آلام یا خواجہ عظمت میاں
بحق حضرت عابد بحق حضرت باقر
عطا ہو ہمیں انعام یا خواجہ عظمت میاں
بحقِ حضرتِ صادق بحقِ حضرت کاظم
نہ رہوں میں اب ناکام یا خواجہ عظمت میاں
بحقِ موسیٰ رضا و خواجہ معروف
میرے سب دور ہوں آلام یا خواجہ عظمت میاں
مئے حضرت سرّی مئے جنید مئے شبلی
مجھے کر سرِّحق الہام یا خواجہ عظمت میاں

125 صدقہ غوثِ اعظم کیجئے سرشار ہم کو
ہر گھڑی رہیں شادکام یا خواجہ عظمت میاں
بفضلِ خواجہ بہاء الدین نقشبندی کر
فیض سے ہمیں مالا مال یا خواجہ عظمت میاں
صدقہ خواجہ شہاب الدین دیجئے
بن جائیں بگڑے کام یا خواجہ عظمت میاں
بحق خواجہ معین الدین و قطب دو
شریعت وطریقت کا انعام یا خواجہ عظمت میاں
صدقہ مخدوم صابر و مخدوم اشرف سیدنا
طریقت کا ملے جام یا خواجہ عظمت میاں
شیخِ اعظم امیر بوالعلاء سے
دلادیں معرفت کا جام یا خواجہ عظمت میاں
واسطہ خواجہ مخلص الرحمٰن جہانگیر کا
عشق میں ہو عمر تمام یا خواجہ عظمت میاں
خواجہ عبدالحئ ثانی جہانگیر سے ملے
حقیقت و معرفت کا جام یا خواجہ عظمت میاں

125

شاہِ خواجہ نبی رضا میرے سرکار سے
ملجائے اب ہمیں انعام یاخواجہ عظمت میاں
شاہِ عنایت حسن کا ہو جائے کرم
دکھادیں چہرۂ گلفام یا خواجہ عظمت میاں
فیضِ خواجہ حسن تیرے ہاتھ سے ملا
ہم غلاموں کو فیضِ عام یاخواجہ عظمت میاں
پئے خواجہ رشید بابو میاں کا صدقہ
اپنوں کا سنو پیام یا خواجہ عظمت میاں
میرے مرشد خواجہ ارشد میاں کا صدقہ
عطا ہو اسے حسنی جام یا خواجہ عظمت میاں
عاقبت ہو بالخیر صدقہ ان بزرگوں کا
کہ ہوں میں احقر خدام یاخواجہ عظمت میاں
یہ عمر ارشدؔی نازاں نہ ہو کیوں کر
ہوا خواجہ ارشد کا غلام یاخواجہ عظمت میاں
ازقلم صوفی محمد عمر ارشدؔی بلرامپوری گواغفرلہ

{وظیفہ عظمتی} 125

جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو چاہئے کہ دو رکعت نماز قضائے حاجات اس طرح پڑھے کہ الحمد کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار دونوں رکعت میں پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ ۱۰۱ بار

بگرداب بلا افتادہ کشتی ضعیفان شکستہ را تو پشتی

بحق خواجہ عثمان ہارونی مدد کُن یا معین الدین چشتی

گیارہ بار

اے اشرف زمانہ زمانے مددنما درہائے بستہ راز کلید کرم کشا

سرور اشاہا کریما دستگیرا اشرفا حُرمتِ روحِ پیمبر اک نظر کُن سوئے ما

۲۰۰/ بار

(۱) خواجہ عظمت میاں امان اللہ (۲) سلطان عظمت میاں فخر اللہ (۳) شیخ عظمت میاں فضل اللہ (۴) صوفی عظمت میاں قربان اللہ (۵) حافظ عظمت میاں ولی اللہ (۶) درویش عظمت میاں قطب اللہ (۷) مسکین عظمت میاں نور اللہ (۸) محمد عظمت میاں شمس اللہ (۹) مخدوم عظمت اللہ کرم اللہ (۱۰) فقیر عظمت میاں سیف اللہ (۱۱) بادشاہ عظمت میاں عرفان اللہ ۱۱/ بار

اول آخر درود پاک گیارہ بار صدق دل سے پڑھ کر سرکار غوث اعظم وخواجہ غریب نواز ومخدوم اشرف جہانگیر وخواجہ عظمت اللہ شاہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی فاتحہ دیکر ایصال ثواب کریں انشاءاللہ ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔

تیرے سامنے ہے سب کچھ تجھ سے چھپا ہی کیا ہے
میرے دل کی کیفیت سے تُو خوب آشنا ہے

{پیری مریدی کے لئے ہدایات}

(۱) مرید کو چاہئے کہ اپنے پیر کا ظاہر و باطن میں سامنے اور پیچھے انتہائی ادب و احترام رکھے ,پیر جو وظیفہ بتائے اس کو پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے ,اور اپنے پیر کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ جس قدر ظاہری اور باطنی فیض مجھے اپنے پیر سے مل سکتا ہے اتنا اس زمانے میں کسی بزرگ سے نہیں مل سکتا۔

(۲) بغیر اپنے پیر سے پوچھے ہوئے کوئی وظیفہ یا فقیری کا کوئی عمل نہ کرے اور جو کچھ دل میں برے یا اچھے خیالات پیدا ہوں یا نئے کام کا ارادہ کرے تو پیر سے اجازت لے۔

(۳) اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفوں سے دل میں کچھ روشنی یا اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں ,یا خواب و بیداری میں بزرگوں کا دیدار یا ان کی زیارت

ہونے لگے یا نماز اور وظیفہ کے وقت کوئی چمک پیدا ہو, یا کوئی خاص کیفیت و حالت لذت محسوس ہو, تو خبردار, خبردار, خبردار، ان باتوں کا اپنے پیر کے سوا کسی دوسرے سے ذکر نہ کرے, کیوں کہ ظاہر کر دینے سے ملی ہوئی روحانی دولت چلی جاتی ہے اور پھر مرید عمر بھر ہاتھ ملتا رہتا ہے, مرید کو ہر حال میں سچائی اختیار کرنا چاہئے اور اپنے پیر کو اپنے روبرو سمجھنا چاہئے۔

(۴) اگر پیر کے بتائے ہوئے وظیفہ یا ذکر کا کچھ مدت تک کوئی اثر یا کیفیت نہ ظاہر ہو تو اس سے تنگ آ کر پیر سے بداعتقاد نہ ہو, اور اس کو اپنی خامی یا کوتاہی سمجھے اور یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ مجھے اللہ کا نام لینے کی توفیق ہو رہی ہے, ہر مرید کو پیدائشی طور پر الگ الگ صلاحیت ہوا کرتی ہے ایک ہی وظیفہ اور ایک ہی ذکر سے کسی میں کوئی اثر پیدا ہوتا ہے اور کسی میں کوئی دوسری کیفیت پیدا ہوتی ہے کسی میں جلد اثر ظاہر ہوتا ہے اور کسی میں بہت دیر کے بعد اثر ظاہر ہوتا ہے جس میں جیسی اور جتنی صلاحیت ہوتی ہے اُسی لحاظ سے وظیفوں اور ذکر کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں, یہ ضروری نہیں کہ ہر مرید کا حال ایک طرح کا ہو, بہر حال اگر وظیفہ یا ذکر سے کچھ کیفیات پیدا ہوں تو خدا کا شکر ادا کرے اور اگر کچھ اثرات نہ ہوں یا کم ہوں یا اثرات ہو کر کم ہو جائیں یا بالکل اثرات و کیفیات زائل ہو جائیں تو ہرگز ہرگز پیر سے بداعتقاد نہ ہو ذکر اور وظیفہ کو چھوڑ کر نہ بیٹھے, بلکہ برابر پڑھتا رہے اور پیر کا ادب و احترام اتنا ہی رکھے اور ذرا بھی تنگ دل نہ ہو اور یہ سوچ کر صبر کرے اور کو تسلی دیتا رہے کہ جب میرے مرشد کا کرم ہوگا تو فیضیاب ہو جاؤں گا۔

(۵) ہر مرید کو لازم ہے کہ دوسرے بزرگوں یا دوسرے سلسلہ کی شان میں ہرگز ہرگز کبھی گستاخی و بے ادبی نہ کرے نہ کسی دوسرے پیر کے مریدوں سے کہے کہ ہمارا پیر اچھا ہے یا ہمارے پیر کے زیادہ مرید اور تمہارے پیر کے کم یہ سب کہنے سے خود اس کا نقصان ہے کیوں کہ اس سے غرور و تکبر پیدا ہوتا ہے۔

{مرید کو کس طرح رہنا چاہئے}

(۱) مرید کو ضرورت کے مطابق علم دین حاصل کرنا چاہئے ,خواہ کتابیں پڑھتا رہے یا علم والوں سے پوچھتا رہے ,اور سب گناہوں سے بچتا رہے۔

(۲) اگر کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً دل میں شرمندہ ہو کر خدا کی بارگاہ میں آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ دیکر توبہ کرے۔

(۳) کسی کو اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دے نہ کسی کا کوئی حق مارے۔

(۴) اگر پیر کے قریب میں رہتا ہو کم سے کم دن میں ایک بار بارگاہ پیر میں حاضر ہو ,اگر دور ہو تو ہر وقت عشق مرشد میں غرق رہے جب بھی ہو سکے حاضری دیکر فیضیاب ہو۔

(۵) مال کی محبت اور عزت و شہرت کی تمنا دل میں نہ رکھے نہ اچھے کھانے اور اچھے کپڑے کی فکر کرے بلکہ وقت پر جو کچھ مل جائے اس پر صبر کرے۔ شکر کرے اور وہ مرشد کا

صدقہ تصور کرے۔ 125

(۶) بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے کیونکہ سفر میں بہت سی بے احتیاتی ہوتی ہے اور بہت سے دینی کاموں اور وظیفوں یہاں تک کہ نمازوں میں خلل پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

(۷) کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے صبر کرنے کی کوشش کرے بہت زیادہ اور قہقہہ لگا کر نہ ہنسے۔

(۸) ہر بات اور ہر کام میں شریعت اور سنت کی پابندی کا خیال رکھے۔

(۹) زیادہ وقت تنہائی میں رہے اگر لوگوں سے ملنا جلنا پڑے تو لوگوں سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ ملے, سب کی خدمت کرے اور ہرگز ہرگز کسی اپنے قول وفعل سے اپنی بڑائی نہ جتائے۔

(۱۰) امیروں کی صحبت میں بہت کم بیٹھے بد دینوں اور بدفعلوں سے بہت دور بھاگے۔

(۱۱) دوسروں کا عیب نہ ڈھونڈھے بلکہ اپنے عیبوں پر نظر نہ رکھے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے دوسروں کو اپنے سے بہتر اور خود کو کمتر جانے۔

(۱۲) نمازوں کو اچھی طرح اچھے وقت میں پابندی کے ساتھ دل لگا کر پڑھے اور جس کی نمازیں قضا ہوں ان کو پڑھے یعنی قضائے عمری پڑھے اور اس سے پہلے کوئی نفلی عبادت نہ کرے۔

(۱۳) جو کچھ نقصان یا رنج وغم پیش آئے اس کو اللہ کی طرف سے جانے اور اس پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا اور کوئی فائدہ حاصل

ہو یا کوئی خوشی حاصل ہو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نفع اور خوشی کو میرے حق میں بہتر بنائے۔

(۱۴) دل یا زبان سے ہر وقت خدا کا ذکر کرتا رہے, کسی وقت غافل نہ رہے کم سے کم ہر دم یہ خیال رکھے کہ خدائے تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے, یا پھر مرشد کے حکم کے مطابق ذکر خفی وجلی میں مشغول رہے۔

(۱۵) جہاں تک ہو سکے دوسروں کو دین و دنیا کا فائدہ پہونچاتا رہے اور ایسی بات بتائے جس میں دین و دنیا کا فائدہ ہو اور کسی مسلمان کو نقصان نہ پہونچائے،

(۱۶) کم کھانے, کم سونے, کم بولنے کم آنے جانے کی عادت ڈالے اور خوراک میں اتنی کمی کرے کی کمزور یا بیمار نہ ہو جائے نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے کوئی امید یا آس نہ رکھے اور ہرگز یہ خیال نہ رکھے کہ فلاں جگہ سے یا فلاں آدمی سے مجھے کوئی فائدہ ملجائے گا بس اللہ تعالیٰ سے آس لگائے رکھے اور اس عقیدہ پر جما رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو سب میرے کام آئیں گے اور اگر اللہ نہیں چاہے گا تو کوئی میرے کام نہیں آسکتا یعنی اگر امید ہو تو صرف اللہ باقی اور سب فانی۔

(۱۸) جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے عیب چھپائے, اور اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھے۔

(۱۹) مہمانوں مسافروں اور عالموں درویشوں کی خدمت کرے اور غریبوں محتاجوں کی

مدد کرے۔ 125

(۲۰) روزانہ رات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کو سوچے کہ آج دن بھر میں مجھ سے کتنی نیکیاں ہوئیں اور کتنے گناہ ہوئے نیکیوں پر خدا کا شکر ادا کرے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

(۲۱) جھوٹ ,غیبت ,اور گالی گلوج اور بکواس سے ہمیشہ بچتا رہے۔

(۲۲) اپنی صورت وسیرت ,اپنے علم وفن ,عزت وشہرت اپنے مال و دولت اور دوسری خوبیوں پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو۔

(۲۳) اچھوں کی صحبت میں بیٹھے اور بروں کی صحبت سے ہمیشہ پرہیز کرے ,آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان کی نیکوں کی صحبت نیک کا سے بہتر اور بروں کی صحبت برا کام کرنے سے بھی بدتر ہے۔

کسی اللہ والے کی صحبت میں ایک لمحہ گزارنا تنہائی میں سو برس عبادت کرنے سے بہتر ہے ۔(قول اصفیاء)

(۲۴) غصہ نہ کرے ہمیشہ بردباری اور برداشت کرنے کی عادت ڈالے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن (بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے)۔

(۲۵) ہر شخص سے نرمی کے ساتھ بات چیت کرے ,اپنے پیر کے بتائے ہوئے ذکر اور وظیفوں کی پابندی کرے اور مرشد کی نصیحتوں کو ہر دم پیش نظر رکھے۔

☆وضو کے فوائد☆ 125

حضور سلطان الاولیاء حضرت خواجہ محمد حسن شاہ قدس سرہ فرماتے ہیں, اے بھائی ایک بات یاد آ گئی، آپ لوگ غور سے سمجھیں, ہمارے مرشد گرامی حضور سلطان العاشقین خواجہ صوفی عنایت حسن شاہ قدس سرہٗ نے فرمایا صوفی جی ہمیشہ باوضو رہنا صوفی کے لئے باوضو رہنا نہایت ہی ضروری ہے, جسطرح اکثر بزرگوں کا قول ہے کہ صوفی کو اتنی دیر بے وضو نہیں رہنا چاہئے کہ ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدل لے, کیوں کہ اگر اسی وقت موت کا فرشتہ آ گیا تو روح بے وضو پرواز کرے گی۔

فرمایا جب کوئی باوضو ہوتا ہے تو فرشتے اس کی صحبت میں رہتے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

فرمایا: تن کی پاکی کا اثر من کی پاکی پر ضرور پڑتا ہے, آپ کے ارشاد کے مطابق ہمیشہ باوضو رہنے لگا، کتنی مرتبہ دن و رات میں وضو کرنا پڑتا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے, اب تو ہمیں تعداد بھی یاد نہیں رہی, برسوں تک یہی معمول رہا، ایک بار ہم کچھ غور و فکر (مراقبہ) میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ اللہ کی طرف سے ہم کو وضو کی حقیقت معلوم ہوگئی، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیرانِ عظام کی دعاؤں سے آج تک باوضو ہوں، تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد فرمایا، بھائی ایک وضو تو وہ ہے جو نماز کے لئے کرتے ہیں, یہ وضو نماز کے وقت نماز کی ادائیگی کے لئے کیا جاتا ہے, دوسرا وضو چوبیس گھنٹے کے لئے ہوتا ہے, اور یہ

وضو خیال کا پاک کرنا ہے ,خیال پاک ہوگا تو ارادہ بھی پاک ہوگا، اور ارادہ پاک ہوگا تو عمل بھی پاکیزہ ہوگا، وہ عمل خواہ ہاتھ سے ہو یا پاؤں سے ہو، ہاتھ کوئی غلط کام نہیں کرے گا، پاؤں کوئی غلط کام کے لئے یا غلط مقام کے لئے نہیں اٹھے گا، نگاہ کسی غلط کام کے لئے نہیں اٹھے گی، زبان کسی غلط بات کے لئے نہیں کھلے گی ,کان کوئی غلط بات نہیں سنیں گے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کے تمام افعال کا انحصار خیال پر ہے ,خیال ہی سے ارادہ کا ظہور ہوتا ہے ,اور ارادے سے ہی عمل کا صدور ہوتا ہے۔

بس صاحب ہم کو تو یہی ہمارے پیرانِ کرام نے بتایا ہے اور یہ بات ہماری سمجھ میں اس طرح بیٹھ گئی ہے ,کہ پوچھو مت ,آگے تمہاری سمجھ، اللہ توفیق دے تو ہماری ان باتوں کا خیال رکھنا۔ (نگارِ یزداں صفحہ ۲۶۰)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنّم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

{حلقۂ ذکر}

صوفیاء کرام اہل طریقت جمع ہو کر اور حلقہ بنا کر کلمہ طیبہ اللہ کا ذکر اپنے سلسلے اور مرشد کے حکم کے مطابق ذکر کرتے ہیں پھر شجرہ شریفہ اور فاتحہ پڑھکر پیران طریقت کو

ایصال ثواب کرتے ہیں ان حلقوں کی عظمت وفضیلت کو کیا کہنا ان ذکر کے 12 حلقوں کو حدیث شریف میں جنت کا باغ کہا گیا ہے ,ایسی محفلوں میں ہر مومن کو ضرور حاضر ہو کر فیضیاب ہونا چاہئے۔

{چند نفلی روزوں کی فضیلت}

عاشورہ ☆ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں محرم کو بھی روزہ رکھے , رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے (بخاری ومسلم وابوداؤد مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۸) اور ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ ایک برس پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم وابوداؤد مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

عرفہ ☆ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ, حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے کے اور ایک بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(بخاری, مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزار روزوں کے برابر بتائے ہیں مگر حج کرنے والوں کو جو میدان عرفات میں ہوں ان کو اس روزہ سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد ونسائی وبیہقی وطبرانی)

شوال ☆ شوال کے چھ روزے , رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے تو ہمیشہ سے ایسا ہے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اور فرمایا جس نے شوال کے چھ روزے رکھے اس نے پورے سال کا روزہ رکھا۔ (مسلم ومشکوٰۃ ج ا ص ۱۷۹)

شعبان وشب برأت ☆ شعبان کا روزہ اور شب برات, رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات (شب برات) آئے تو اس رات میں قیام کرو یعنی نفل نمازیں پڑھو اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمانی دنیا پر خاص تجلّی فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ, ہے کوئی بخشش طلبگار کہ اس کو بخش دوں, کیا ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ میں اسے روزی دوں, کیا ہے کوئی مصیبت میں گرفتار ہونے والا کہ میں اس کو رہائی دوں, کیا ہے کوئی ایسا، اسی قسم کی ندائیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ ومشکوٰۃ ج ا ص ۱۱۵)

شب معراج ☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رجب کی پہلی پندرہویں اور ستائیسویں کو غسل کرے گا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے ابھی ماں کے شکم سے پیدا ہوا ہو۔

اور جو کوئی ۲۷ رجب کو روزہ رکھے اس کو جنت کی نہر سے پانی پلایا جائے گا جو دودھ سے زیادہ سفید, شہد سے زیادہ میٹھا, اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا, اور اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے بچالے گا اور جنت سے سرفراز فرمائے گا۔

ایام بیض کے روزے ☆ یعنی ہر مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخوں کے روزے, رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے ہر مہینے میں یہ تین روزے رکھے 125 روزہ دس دن کے گناہ کو مٹاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی و مشکوٰۃ ج ا ص ۱۸۰)

دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال دربار خداوندی میں پیش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار رہوں, اور فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ایسے دو آدمیوں کی جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیا ہو ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انھیں ابھی چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔

(ترمذی و ابن ماجہ اور مشکوٰۃ ج ا ص ۱۸۰)

شجرہ عالیہ قادریہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ حسنیہ عظمتیہ ارشدیہ[1]

خدا بحرمت ارواح انبیاء مددے
پئے محمد و محمود مصطفیٰ مددے
برائے پنجتن پاک چار یارِ نبی
بہ برکت ہمہ ارواحِ اولیاء مددے
حمد بے حد ہے جنابِ کبریا کیواسطے
تحفہ صلوٰۃ شاہ مصطفیٰ کیواسطے
یا میرے اللہ جملہ انبیاء کیواسطے
حاجتیں برلا میری کل اولیاء کیواسطے
پڑھ تحیّۃ اہلبیت اور چار یاروں کی ضرور
پھر ادب سے ہاتھ اٹھا اپنی دعا کیواسطے
دولت دارین سے کر یاالٰہی سرفراز
محمد عمر ارشدیؔ بے ریا کیواسطے
مجھ کو رکھ اپنی پناہ میں اے میرے پروردگار
خواجہ محمد ارشد میاں محبوب خدا کیواسطے

125 مجھ کو رکھ حفظ و اماں میں میرے پروردگار
خواجہ عظمت اللہ شاہ حق نما کیواسطے
بندۂ عاجز ہوں یارب کر میری توبہ قبول
خواجہ محمد حسن سلطان الاولیاء کیواسطے
آفتاب دین و ملّت شاہ محمد عنایت حسن
ماہتاب صبر و تسلیم و رضا کیواسطے
ہو دعا مقبول میری صدقۂ لاتقنطوا
شہنشاہ خواجہ محمد نبی رضا کیواسطے
دل کو میرے یاخدا دے زندگی و تازگی
شاہ عبدالحئ مقبول الدعاء کیواسطے
مجھ کو اپنی بارگاہ احدیت میں کر قبول
مخلص الرّحمن شاہ جہاں گیر ہدیٰ کیواسطے
کر مدد میری خدایا ہرگھڑی ہرحال میں
خواجہ شاہ امداد علی با صفا کیواسطے
مجھ کو اپنے ذکر وفکرو شغل میں مشغول رکھ
شہ محمد مہدی انوارالوریٰ کیواسطے

125 نور ایماں سے میرے دل کو منوّر کر خدا
حضرت مظہر حسین حاجت روا کیواسطے
فرحت دل دے مجھے یارب نہ ہوئے فکر غیر
فرحت اللہ شاہ افتخار الاولیاء کیواسطے
حسن وخوبی سے میرے دل کو خدایا کرحسن
حسن علی شاہ حسن ابر سخا کیواسطے
نعمت دیں سے مجھے کر یا الٰہی سرفراز
شاہ منعم پاکباز اتقیاء کیواسطے
رکھ شریعت اور طریقت پر ہمیں ثابت قدم
شہ خلیل الدین سیدمہ لا کیواسطے
نفس کی روباہ بازی سے خلاسی دے مجھے
میرسیدجعفرشمس الضحیٰ کیواسطے
دور کر میری خودی اوراہل دل کردے مجھے
سیداہل اللہ میر اہلِ صفا کیواسطے
نظم کر میرا قبول اے بادشاہ دو جہاں
شہ نظام الدین سید اولیاء کیواسطے

شہ تقی الدین کا صدقہ مجھے کر متّقی 125
شہ نصیرالدین سیدبے بہا کیواسطے
سیّد محمود سیّد میر فضل اللہ شاہ
شاہ قطب الدین دُرِ دُر جِ فنا کیواسطے
شاہ نجم الدین قلندر سیّد مبارک غزنوی
شہ نظام الدین سید ثانیہ کیواسطے
غنچہ دل کو کھلا میرے الٰہ ُالعالمین
شہ شہاب الدین صاحب پُرضیاء کیواسطے
قادرمطلق ہے تو اپنی عنایت مجھ پہ رکھ
قادرِ جیلاں قطبُ الاولیاء کیواسطے
از برائے بوسعید و بوالحسن یا ذالجلال
رحم کر بویوسف رحمت نما کیواسطے
مجھ کو اپنے عشق میں متوالا کردے اےخدا
حضرت عبدالعزیزالفت رسا کیواسطے
شہ رحیم الدین و شہ بوبکر و شبلی کا طفیل
فضل کر حضرت جنید پیشوا کیواسطے

125 شہ سری سقطی و شہ معروف کرخی کا طفیل
شاہ امامِ دیں علی مرتضیٰ کیواسطے
موسیٰ کاظم کا صدقہ علم و عمل وحلم دے
جعفر و باقر شہ زین العبا کیواسطے
راہ میں تیری رہوں ثابت قدم اے بے نیاز
صبر دے ہم کو شہید کربلا کیواسطے
معرفت کے نور سے دل کو مرے معمورکر
پیشوائے دیں علی مرتضیٰ کیواسطے
یاالٰہی میرے عصیاں مجھ کو شرماتے ہیں اب
بخش دے مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصطفیٰ کیواسطے
عشق دے محبوب کا اپنے الٰہ العالمین
سیّدہ معصومہ حضرت فاطمہ کے واسطے
عشق دے مرشد کا مجھ کو یا الٰہ العالمین
انبیاء و اولیاء و اصفیاء کے واسطے
اب تو بگڑی کو بنادے اے میرے پروردگار
سیّدنا شیخ اعظم میر بوالعلاء کے واسطے

125

رہتی دنیا تک قائم رہے اس باغ کی یارب بہار
پھولتا پھلتا رہے یوں ہی گلستان عظمتی
صبر واستقلال سے ہم سب کو تو مضبوط رکھ
چھوٹے نہ ہاتھ سے دامن خواجہ ارشدمیاں

ارشدیؔ بلرامپوری

{شجرہ طیبہ قادریہ، جہانگیریہ، حسنیہ،} [125]

(۱) محبوب العارفین صوفی محمد عمار رشدی بلرامپوری گوا

(۲) حضور نور العارفین سیدنا خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ

(۳) حضور شمس العارفین سیدنا خواجہ صوفی الحاج محمد عظمت اللہ شاہ قدس سرہ

(۴) شیخ الواصلین سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

(۵) فخر السالکین سلطان العاشقین حضرت محمد عنایت حسن شاہ صاحب قدس سرہ

(۶) سراج السالکین سلطان العارفین حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب قدس سرہ

(۷) فخر العارفین سلطان الکاملین حضرت مولانا عبدالحئی شاہ صاحب قدس سرہ

(۸) سلطان جہانگیر شیخ العارفین حضرت مولانا مخلص الرحمن شاہ صاحب قدس سرہ

(۹) قطب العارفین سلطان الواصلین حضرت امداد علی شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۰) امام الموحدین محبوب العارفین حضرت محمد مہدی حسن شاہ قدس سرہ

(۱۱) عاشق رسول الثقلین حضرت خواجہ مظہر حسین شاہ قدس سرہ

(۱۲) سلطان المعرفت حضرت فرحت اللہ شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۳) محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت حسن شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۴) امام العارفین حضرت شاہ محمد منعم پاکباز صاحب قدس سرہ

(۱۵) حضرت میر سید خلیل الدین شاہ صاحب قدس سرہ 125

(۱۶) حضرت میر سید جعفر دیوان شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۷) حضرت میر سید اہل اللہ شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۸) حضرت میر سید نظام الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۹) حضرت میر سید تقی الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۰) حضرت میر سید نصیر الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۱) حضرت میر سید محمود شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۲) حضرت میر سید فضل اللہ شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۳) حضرت شاہ قطب الدین بینائے دل شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۴) حضرت شاہ نجم الدین قلندر شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۵) حضرت میر سید مبارک غزنوی شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۶) حضرت میر سید نظام الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۷) شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۸) غوث الثقلین محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ

(۲۹) حضرت ابو سعید مبارک مخزومی قدس سرہ

(۳۰) حضرت ابو الحسن علی الہنکاری الغزنوی قدس سرہ

(۳۱) حضرت ابو یوسف طرسوسی قدس سرہ

(۳۲) حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی قدس سرہ 125

(۳۳) حضرت شیخ رحیم الدین عیاض قدس سرہ

(۳۴) حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ

(۳۵) سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ

(۳۶) حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہ

(۳۷) حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ

(۳۸) حضرت سیدنا امام علی بن موسیٰ ۲۰ رمحرم ۲۰۰ھ بغداد، کرخ

(۳۹) حضرت سیدنا موسیٰ کاظم جمعہ ۹ رصفر ۲۳۷ھ مشہدی مقدس

(۴۰) حضرت سیدنا امام جعفر صادق جمعہ ۱۵ ررجب ۱۸۳ھ کاظمین شریف

(۴۱) حضرت سیدنا محمد باقر جمعہ ۱۸ ررجب ۱۱۸ھ جنت البقیع

(۴۲) حضرت سید الساجدین امام زین العابدین دوشنبہ ۱۰ رذی الحجہ ۹۴ھ

(۴۳) اقرۃ العین رسول الثقلین سیدنا امام حسین ۸ رمحرم الحرام ۶۱ھ جنت البقیع

(۴۴) حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا ومولانا علی ابن ابی طالب

(۴۵) الٰہی بحرمت سید المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ العلمین سید الثقلین نبی الحرمین صاحب قاب قوسین اوادنیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ}[125]

(۱) محبوب العارفین صوفی محمد عمر ارشدی بلرامپوری گوا

(۲) حضور نور العارفین خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ

(۳) حضور شمس العارفین سیدنا خواجہ صوفی الحاج محمد عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہ

(۴) شیخ الواصلین سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

(۵) فخر السالکین سلطان العاشقین حضرت محمد عنایت حسن شاہ صاحب قدس سرہ

(۶) سراج السالکین سلطان العارفین حضرت محمد نبی رضا شاہ صاحب قدس سرہ

(۷) فخر العارفین سلطان الکاملین حضرت مولانا عبدالحئ شاہ صاحب قدس سرہ

(۸) سلطان جہانگیر شیخ العارفین حضرت مولانا مخلص الرحمن شاہ صاحب قدس سرہ

(۹) قطب العارفین سلطان الواصلین حضرت امداد علی شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۰) امام الموحدین محبوب العارفین حضرت محمد مہدی حسن شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۱) عاشق رسول الثقلین حضرت مظہر حسین شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۲) سلطان المعرفت حضرت فرحت اللہ شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۳) محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت حسن شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۴) امام العارفین حضرت شاہ محمد منعم پاکباز صاحب قدس سرہ

(۱۵) شیخ العارفین حضرت میر سید اسد اللہ صاحب قدس سرہ 125

(۱۶) قطب الوقت محب اللہ مسند آرائے ہدایت حضرت شاہ فرہاد ابوالعلائی قدس سرہ

(۱۷) عارف کامل واقف اسرار اَحد حضرت دوست محمد قدس سرہ

(۱۸) حضرت محبوب جل وعلا ماہ سپہر ارتضیٰ حضرت امیر سید ابوالعلاء احراری قدس سرہ

(۱۹) مقبول اللہ حضرت امیر عبداللہ صاحب احراری قدس سرہ

(۲۰) واقف اسرار کلمات اللہ العلیا حضرت خواجہ محمد یحییٰ احراری قدس سرہ

(۲۱) ناطق بالحق والصدق حضرت خواجہ عبدالحق احراری قدس سرہ

(۲۲) سرالابرار والاخیار ناصر الدین حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ

(۲۳) حضرت قدوۂ مشائخ سمرقندی وبلخی حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ

(۲۴) تاج الاولیاء الزاہدین حضرت خواجہ بزرگ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ

(۲۵) افضل الخلق معدن محبت ذوالجلال حضرت سید امیر کلال قدس سرہ

(۲۶) افضل الخلق من الجن والانس حضرت محمد بابا سماسی قدس سرہ

(۲۷) مقبول الحق الغنا حضرت خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ

(۲۸) حضار مجلس مصطفی حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی قدس سرہ

(۲۹) ہادیٔ آدمی و پری حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ

(۳۰) مظہر انور سبحانی مصدر استمرار ربانی حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ

(۳۱) وادع ودائع رحمانی حضرت خواجہ سید یوسف علی ہمدانی قدس سرہ

(۳۲) صاحب مرآت ولی شیخ ابوالعلی فارمدی طوسی قدس سرہ 125

(۳۳) کاشف اسرار نہانی حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ

(۳۴) موردانوار ذات صبحانی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ

(۳۵) قدوۃ الاولیاء سلطان العارفین عالم حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ

(۳۶) مظہر کرامات والخوارق الفارق حضرت امام جعفر صادق قدس سرہ

(۳۷) حضرت خیر التابعین وافضل العالم حضرت محمد قاسم رضی اللہ عنہ

(۳۸) مقبول العربی والفارسی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(۳۹) افضل الاصحاب اکمل اولی الالباب جانشین حضرت خیر البشر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴۰) ختم المرسلین خاتم النبیّین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واہل بیتہٖ واصحابہٖ وسلم۔

نسبت دوم امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

موسوم بسلسلۃ الذہب بین الخاص والعام

(۳۷) عالم الخفیات والظواہر حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۳۸) سید الزاہدین والصابرین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳۹) ابن بنت رسول اللہ سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴۰) شیر خدا حضرت مولیٰ مشکل کشا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 125

(۴۱) شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلہ واہل بیتہ واصحابہ وسلم۔

{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ چشتیہ قلندریہ}[125]

(۱) محبوب العارفین صوفی محمد عمر ارشدی بلرامپوری گوا

(۲) حضور نور العارفین سیدنا خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ

(۳) حضور شمس العارفین سیدنا خواجہ صوفی الحاج محمد عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہ

(۴) شیخ الواصلین سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

(۵) فخر السالکین سلطان العاشقین حضرت محمد عنایت حسن شاہ قدس سرہ

(۶) سراج السالکین سلطان العارفین اسد جہانگیر حضرت محمد نبی رضا شاہ قدس سرہ

(۷) فخر العارفین سلطان الکاملین حضرت مولانا سید عبدالحئ شاہ قدس سرہ

(۸) سلطان جہانگیر شیخ العارفین حضرت مولانا سید مخلص الرحمن شاہ قدس سرہ

(۹) قطب العارفین سلطان الواصلین حضرت مولانا سید امداد علی شاہ قدس سرہ

(۱۰) امام الموحدین محبوب العارفین حضرت محمد مہدی حسن شاہ فاروقی قدس سرہ

(۱۱) عاشق رسول الثقلین حضرت شاہ مظہر حسین فاروقی ابوالعلائی قدس سرہ

(۱۲) سلطان المعرفت حضرت شاہ فرحت اللہ فاروقی ابوالعلائی قدس سرہ

(۱۳) محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت مخدوم شاہ حسن علی شعیبی منعمی قدس سرہ

(۱۴) امام العارفین قطب عالم حضرت شاہ محمد منعم پاکباز قادری ابوالعلائی قدس سرہ

(۱۵) قطب وحدت حضرت میر سید خلیل الدین شاہ قطبی قدس سرہ 125

(۱۶) حضرت میر سید ابوسعید جعفر دیوان شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۷) حضرت میر سید اہل اللہ شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۸) حضرت میر سید نظام الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۹) حضرت میر سید تقی الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۰) حضرت میر سید نصیر الدین شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۱) حضرت میر سید محمود شاہ صاحب قدس سرہ

(۲۲) حضرت میر سید فضل اللہ شاہ گوسائیں جی صاحب قدس سرہ

(۲۳) حضرت شاہ قطب الدین بینائے دل قدس سرہ

(۲۴) غوث الدہر حضرت سید شاہ نجم الدین قلندر صاحب قدس سرہ

(۲۵) شیخ الاسلام میر دہلی حضرت میر سید نور الدین مبارک غزنوی قدس سرہ

(۲۶) حضرت سید نظام الدین غزنوی قدس سرہ

(۲۷) حضرت سیدنا خضر رومی قلندر قدس سرہ

(۲۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

(۲۹) حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری قدس سرہ

(۳۰) ابوالنور حضرت خواجہ سید عثمان ہارونی چشتی قدس سرہ

(۳۱) حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس سرہ

(۳۲) حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ 125

(۳۳) حضرت خواجہ سیدنا صر الدین ابو یوسف چشتی قدس سرہ

(۳۴) حضرت خواجہ سید محمد چشتی قدس سرہ

(۳۵) حضرت خواجہ سید احمد چشتی قدس سرہ

(۳۶) حضرت ابو اسحاق شامی چشتی قدس سرہ

(۳۷) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری چشتی قدس سرہ

(۳۸) حضرت خواجہ ہبیرہ بصری قدس سرہ

(۳۹) حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ

(۴۰) حضرت سلطان ابراہیم ادہم قدس سرہ

(۴۱) حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض قدس سرہ

(۴۲) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ

(۴۳) سید الاولیاء حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ

(۴۴) حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ

(۴۵) حضرت سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ فردوسیہ} 125

(۱) محبوب العارفین صوفی محمد عمر ارشدی بلرامپوری گوا

(۲) حضور نور العارفین خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ

(۳) حضور شمس العارفین سیدنا خواجہ صوفی الحاج محمد عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہ

(۴) شیخ الواصلین سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

(۵) فخر السالکین سلطان العاشقین حضرت محمد عنایت حسن شاہ صاحب قدس سرہ

(۶) سراج السالکین سلطان العارفین اسد جہانگیر حضرت محمد نبی رضا شاہ قدس سرہ

(۷) فخر العارفین سلطان الکاملین حضرت مولانا سید عبدالحئ شاہ قدس سرہ

(۸) سلطان جہانگیر شیخ العارفین حضرت مولانا سید مخلص الرحمن شاہ قدس سرہ

(۹) قطب العارفین سلطان الواصلین حضرت مولانا سید امداد علی شاہ قدس سرہ

(۱۰) امام الموحدین محبوب العارفین حضرت شاہ محمد مہدی حسن فاروقی قدس سرہ

(۱۱) عاشق رسول الثقلین حضرت شاہ مظہر حسین فاروقی ابوالعلائی قدس سرہ

(۱۲) سلطان المعرفت حضرت شاہ فرحت اللہ منعمی فاروقی قدس سرہ

(۱۳) محبوب بارگاہ لم یزلی حضرت مخدوم شاہ حسن علی شعیبی منعمی قدس سرہ

(۱۴) امام العارفین قطب عالم حضرت مخدوم شاہ محمد منعم پاکباز قدس سرہ

(۱۵) حضرت میر سید خلیل الدین قادری قطبی قدس سرہ 125

(۱۶) حضرت میر سید ابوسعید جعفر دیوان شاہ صاحب قدس سرہ

(۱۷) حضرت میر سید مبارک حسین صاحب قدس سرہ

(۱۸) حضرت میر سید اشرف عرف میر سید میر قدس سرہ

(۱۹) حضرت شاہ رکن عالم قدس سرہ

(۲۰) حضرت شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست قدس سرہ

(۲۱) حضرت مخدوم شیخ علاء عرف شیخ قاضاً قدس سرہ

(۲۲) حضرت شیخ ایوب کاہی قدس سرہ

(۲۳) حضرت مخدوم شیخ محمد بہرام فردوسی قدس سرہ

(۲۴) حضرت مخدوم شیخ حسن بلخی قدس سرہ

(۲۵) حضرت مخدوم شیخ حسین نوشہ توحید قدس سرہ

(۲۶) حضرت مخدوم شاہ مظفر شمس بلخی قدس سرہ

(۲۷) حضرت مخدوم شیخ شرف الدین شرف الحق شرف جہاں منیری قدس سرہ

(۲۸) حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس سرہ

(۲۹) حضرت شیخ رکن الدین فردوسی قدس سرہ

(۳۰) حضرت خواجہ بدرالدین فردوسی قدس سرہ

(۳۱) حضرت خواجہ سیف الدین باخرزی قدس سرہ

(۳۲) حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ قدس سرہ 125

(۳۳) حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس سرہ

(۳۴) حضرت خواجہ وجہ الدین ابو حفص قدس سرہ

(۳۵) حضرت خواجہ احمد اسود دینوری قدس سرہ

(۳۶) حضرت خواجہ محمد المعروف بعمویہ قدس سرہ

(۳۷) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ

(۳۸) حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ

(۳۹) حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ

(۴۰) حضرت خواجہ معروف کرخی قدس سرہ

(۴۱) حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

(۴۲) حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

(۴۳) حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۴۴) حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۴۵) حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۴۶) سبط رسول جگر گوشہ بتول حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

(۴۷) شیر خدا ابو تراب حضرت مولیٰ مشکل کشا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۴۸) حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

{شجرہ شریف سلسلہ عالیہ قادریہ رزّاقیہ}[125]

(۱) محبوب العارفین صوفی محمد عمر (محمد میاں) ارشدؔی بلرامپوری گوا

(۲) حضور نور العارفین سیدنا خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ

(۳) حضور شمس العارفین سیدنا خواجہ صوفی الحاج محمد عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہ

(۴) شیخ الواصلین سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

(۵) فخر السالکین سلطان العاشقین حضرت خواجہ محمد عنایت حسن شاہ قدس سرہ

(۶) سراج السالکین قطب العارفین اسد جہانگیر حضرت شاہ محمد نبی رضا قدس سرہ

(۷) فخر العارفین سلطان الکاملین حضرت مولانا سید عبدالحئ شاہ ثانی جہانگیر قدس سرہ

(۸) شیخ الشیوخ امام الاولیاء حضرت مولانا حافظ محمد عبدالرزاق فرنگی محلی قدس سرہ

(۹) شیخ الشیوخ امام الاولیاء فقیر کامل حضرت مولانا حافظ محمد عبدالوالی قدس سرہ

(۱۰) حضرت قدوۃ الواالعارفین حضرت مولانا مولوی شاہ احمد انوار الحق قدس سرہ

(۱۱) حضرت زبدۃ العارفین فقیر کامل مولانا مولوی احمد عبدالحق فرنگی محلی قدس سرہ

(۱۲) زبدۃ العارفین قطب الکاملین حضرت سید شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ

(۱۳) معین العارفین حضرت سید شاہ عبدالصمد خدانما قدس سرہ

(۱۴) شیخ الاسلام مجمع البحرین حضرت شاہ ہدایت اللہ قدس سرہ

(۱۵) شیخ الشیوخ قدوۃ السالکین حضرت شاہ حسین خدانما قدس سرہ 125

(۱۶) شیخ المشائخ قدوۂ عرفا حضرت شاہ امان اللہ قدس سرہ

(۱۷) قدوہ عارفین حضرت شاہ ابراہیم بھکّری قدس سرہ

(۱۸) شیخ الاسلام حضرت شاہ ابراہیم ملتانی قدس سرہ

(۱۹) شیخ الاسلام حضرت میران سید بخش فرید بھکّری قدس سرہ

(۲۰) شیخ الاسلام حضرت شاہ جلال قادری قدس سرہ

(۲۱) شیخ الاسلام حضرت میر سید محمد قادری قدس سرہ

(۲۲) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ بہاء الدین قدس سرہ

(۲۳) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ ابوالعباس احمد قدس سرہ

(۲۴) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت میر سید حسن قدس سرہ

(۲۵) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ

(۲۶) شیخ المشائخ حضرت میر سید علی قدس سرہ

(۲۷) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت میر سید احمد برادر میر سید محمد بغدادی قدس سرہ

(۲۸) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت میر سید محمد ابن ابوصالح قادری قدس سرہ

(۲۹) شیخ المشائخ حضرت سید شاہ تاج الدین ابوبکر میر سید عبدالرزاق قدس سرہ

(۳۰) قطب الاقطاب غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر سید محی الدین قدس سرہ

(۳۱) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس سرہ

(۳۲) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری قدس سرہ 125

(۳۳) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ ابوالفرح یوسف طرطوسی قدس سرہ

(۳۴) حضرت شیخ عبدالواحد الیمنی قدس سرہ

(۳۵) شیخ الاسلام حضرت شیخ عبدالعزیز یمنی قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۳۶) شیخ الاسلام حضرت شیخ عبداللہ ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۳۷) سید المشائخ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۳۸) شیخ الاسلام حضرت شیخ سری سقطی خال سید الطائفہ قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۳۹) شیخ الاسلام حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۴۰) شیخ الاسلام حضرت داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۴۱) شیخ الاسلام حضرت شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۴۲) امام الائمہ حضرت امام حسن بصری قدس اللہ سرہٗ العزیز

(۴۳) سید الاولیاء امیر المؤمنین علی ابن عم النبی کرم اللہ وجہہ الکریم

(۴۴) سید عالم سرور کائنات فخر موجودات رسول الثقلین اکرم الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ آلہ الکرام اجمعین

دوسری نسبت: حضرت معروف کرخی سے حضرت امام علی رضا ابن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ بطریق آبائی

(۳۹) شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ العزیز 125

(۴۰) امام الائمہ حضرت امام علی موسیٰ رضا ابن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

(۴۱) امام الائمہ حضرت امام موسیٰ کاظم ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۴۲) امام الائمہ حضرت امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

(۴۳) امام الائمہ حضرت امام محمد باقر ابن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

(۴۴) امام الائمہ حضرت امام زین العابدین ابن امام حسین رضی اللہ عنہ

(۴۵) حضرت سیدنا امام حسین ابن حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۴۶) خلیفۃ اللہ امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ

(۴۷) حضور سید العالمین خاتم النبیین امام الاولین والآخرین حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

{شجرہ شریف حضرات چشتیہ صابریہ قدوسیہ}[125]

(۱) محبوب العارفین صوفی محمد عمر ارشدی بلرامپوری گوا

(۲) حضور نور العارفین سیدنا خواجہ صوفی ڈاکٹر محمد ارشد میاں صاحب قبلہ عظمتی دامت برکاتہم القدسیہ

(۳) حضور شمس العارفین سیدنا خواجہ صوفی الحاج محمد عظمت اللہ شاہ حسنی قدس سرہ

(۴) شیخ الواصلین سلطان الاولیاء حضرت الحاج خواجہ صوفی محمد حسن شاہ قدس سرہ

(۵) فخر السالکین سلطان العاشقین حضرت خواجہ محمد عنایت حسن قدس سرہ

(۶) سراج السالکین قطب العارفین حضرت شاہ محمد نبی رضا (دادا میاں) قدس سرہ

(۷) فخر العارفین سلطان الکاملین حضرت مولانا عبدالحئ شاہ صاحب قدس سرہ

(۸) حضرت عارف باللہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس اللہ سرہ

(۹) نور الاسلام حضرت مولانا میانجیو شاہ نور محمد جھنجھانوی چشتی است قدس اللہ سرہ

(۱۰) شیخ المشائخ حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی قدس سرہ

(۱۱) حضرت شاہ عبدالباری امروہوی قدس سرہ

(۱۲) حضرت شاہ عبدالہادی امروہوی قدس سرہ

(۱۳) حضرت شاہ عضدالدین قدس سرہ

(۱۴) حضرت شاہ محمد مکی قدس سرہ

(۱۵) حضرت شاہ محمدی قدس سرہ 125

(۱۶) حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی قدس سرہ

(۱۷) حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی قدس سرہ

(۱۸) حضرت شیخ نظام الدین بلخی قدس سرہ

(۱۹) حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری قدس سرہ

(۲۰) حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ

(۲۱) حضرت شیخ محمد بن عارف صاحب قدس سرہ

(۲۲) حضرت شیخ عارف احمد ردولی قدس سرہ

(۲۳) حضرت قطب الاقطاب مخدوم الملک حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولی قدس سرہ

(۲۴) حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی قدس سرہ

(۲۵) حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہ

(۲۶) حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ

(۲۷) حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج مسعود اجودھنی قدس سرہ

(۲۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

(۲۹) حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری قدس سرہ

(۳۰) حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ

(۳۱) حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ

(۳۲) حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ 125

(۳۳) حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ

(۳۴) حضرت خواجہ ابو محمد محترم چشتی قدس سرہ

(۳۵) حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہ

(۳۶) حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس سرہ

(۳۷) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ

(۳۸) حضرت خواجہ امین الدین ابو ہبیرہ بصری قدس سرہ

(۳۹) حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ

(۴۰) حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ

(۴۱) حضرت خواجہ جمال الدین فضیل بن عیاض قدس سرہ

(۴۲) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ

(۴۳) حضرت امام العارفین خواجہ حسن بصری قدس سرہ

(۴۴) حضرت امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(۴۵) حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

125

{خاتمہ کلام}

میں نے اس کتاب خواجہ عظمت اللہ شاہ قدس سرہٗ کی سوانح لکھنے میں اپنے پیرو مرشد حضور نو رالعارفین خواجہ صوفی محمد ارشد میاں عظمتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ وحضور اشرف العارفین خواجہ صوفی رشید اللہ شاہ سجادہ نشین درگاہ معلّٰی خواجہ عظمت میاں علیہ الرحمہ ان بزرگوں کے فرمان کے مطابق میں نے اپنی حد بھر کوشش کی ہے اگر میرے کسی قاری کو ان صفحات میں کوئی قابل اعتراض یا قابل گرفت بات نظر آئے تو وہ مجھے اس سے ضرور اطلاع کریں, اگر کسی کی اصلاح سے میری عاقبت سنور سکے تو یہ میری عین خوش نصیبی ہوگی۔

گدائے پیرومرشد محمد عمر (محمد میاں) ارشدؔی اشرفی غفرلہ؛

قادری چشتی نقشبندی سہروردی اشرفی ابوالعلائی جہانگیری حسنی عظمتی

بلرامپوری یوپی

125

نوٹ:

ابوالحامد صوفی محمد عمر (محمد میاں) ارشدی صاحب کی اب تک تقریباً ۳۵ کتابیں تحریر کی جا چکی ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد منظر عام پر آئیں گی۔

خصوصاً: انوار العارفین: جو کہ سلاسل طریقت قادریہ چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ کی تاریخ پر ایک منفرد اور مدلل کتاب ہے۔

اس کتاب میں ان تمام سلاسل کے مشائخ کا تذکرہ ہے جن کی نسبت سلسلہ جہانگیریہ کے مشائخ کو حاصل ہے۔

سرکاروں کا کرم رہا تو ان شاء اللہ بہت جلد یہ کتاب شائع کی جائے گی۔

کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جو اب تک شائع نہیں ہوئیں مگر ان کی پی ڈی ایف نیٹ پر اپلوڈ ہیں۔